﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یشاء ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً محمودا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ٦ جمعۃ المبارک ١٩ر فروری ١٩٩٩ء شمارہ ٨

٢ر ذوالقعدہ ١٤١٩ ہجری ☆ ١٩ر تبلیغ ١٣٧٨ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلوٰة والسلام﴾

دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب در حقیقت اس میں ایک قوّتِ کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے

"دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب در حقیقت اس میں ایک قوّتِ کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرے اور ہمیں انشراحِ صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے۔ ہاں حکیم مطلق ہماری دعاؤں کے بعد دو طور سے نصرت اور امداد کو نازل کرتا ہے۔(۱) ایک یہ کہ اُس بلا کو دور کر دیتا ہے جس کے نیچے ہم دب کر مرنے کو تیار ہیں۔(۲) دوسرے یہ کہ بلا کی برداشت کے لئے ہمیں فوق العادت قوّت عنایت کرتا ہے بلکہ اُس میں لذّت بخشتا ہے اور انشراحِ صدر عنایت فرماتا ہے۔ پس ان دونوں طریقوں سے ثابت ہے کہ دعا سے ضرور نصرتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دُعا جو خدا تعالیٰ کی پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔(۲) دوسرے یہ کہ تا دُعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔(۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔(۴) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفتِ الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے............"

(ایام الصلح ، روحانی خزائن جلد ١٤ صفحہ ٢٤١، ٢٤٢)

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ٣٠ر جنوری ١٩٩٩ء :

حسب معمول آج حضور انور نے بچوں کی کلاس لی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمے، حدیث اور نظم کے بعد جلنگھم کے بچوں نے ہومیوپیتھی کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے ساتھ ساتھ اس موضوع پر اپنے وسیع علم سے بچوں اور سامعین کے علم میں بہت اضافہ کیا۔ بچوں نے ہومیوپیتھی کے مستقبل کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سنائے۔ حضور انور نے جلنگھم کے بچوں کی کوشش کی تعریف فرمائی۔ اس کے بعد ایک لڑکی نے نظم سنائی۔ حضور نے فرمایا کہ بچوں نے ہومیوپیتھی کے بارہ میں جو آرٹیکلز لکھے ہیں انہیں انگریزی اور اردو کلاس کے لئے پمفلٹ کی شکل میں شائع کرنا چاہئے۔ اور اسے ریویو اور اردو اخبارات میں چھپوائیں۔ اور یہ بھی شائع کریں کہ لاکھوں لوگوں کو مفت دوائیں مہیا کی گئیں جو صحت یاب ہوئے۔ حضور نے فرمایا ان تمام بچوں کے ناموں کی فہرست بھی شائع ہونی چاہئے۔ اس کے بعد ایک اور بچی نے "خدا تعالیٰ کے اسماء" کے موضوع پر تقریر کی۔

اتوار، ٣١ر جنوری ١٩٩٩ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کی اس ملاقات کی روئیداد دوبارہ نشر کی گئی جو ٢٥ر جون ١٩٩٥ء کو پہلی بار ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی۔

سوموار، یکم ر فروری ١٩٩٩ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ٢٠١ دوبارہ دکھائی گئی۔

باقی صفحہ نمبر ٢ پر ملاحظہ فرمائیں

ایسے ملک جن میں بیواؤں، یتیموں اور مسکینوں اور غریبوں کی آہیں بلند ہو رہی ہوں اور اُن کا کوئی پُرسان حال نہ ہو ان سے اگر سارا ملک جل نہ جائے تو اور کیا ہو۔

خدا کے بندوں سے پیار کرنا سیکھو چاہے دل میں یہ نیّت ہو کہ اللہ مجھ سے پیار کرے

بیواؤں، یتامیٰ اورمساکین سے حسن سلوک کے تعلق میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اہم نصائح

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت یتامیٰ کا پراثر تذکرہ اور آپ کے لئے دعا کی تحریک

(خلاصہ خطبہ جمعہ ٥ر فروری ١٩٩٩ء)

لندن (٥ر فروری) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں بیوگان، یتامیٰ، مجبور و محصور عورتوں اور بچوں پر رحم کی تعلیم کے تعلق میں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی سنت کی روشنی میں جو مضمون شروع کیا گیا تھا اس کے کچھ پہلو ابھی قابل ذکر تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے اسی مضمون کو اس خطبہ میں بھی جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کئی دفعہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نرمی تو کرنا چاہتے ہیں مگر ہمارے دل میں ایک سختی ہے۔ ان کو حضرت محمد ﷺ کی یہ نصیحت کام دے سکتی ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم پڑ جائے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر دست شفقت رکھ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ براہ راست جب دکھ سے واسطہ پڑتا ہے اور اس دکھ کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو دل نرم پڑ جاتا ہے۔ یہ بہت گہرا نفسیاتی حکمت کا نکتہ ہے جو حضرت محمد ﷺ کے سوا دنیا کے کسی روحانی طبیب کے نسخوں میں نہیں ملے گا۔ حضور نے آنحضرت ﷺ کی ایک اور حدیث بھی پیش فرمائی جس میں آپؐ نے عورتوں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور جو تم پہنتے ہو اس میں سے پہناؤ۔ اور انہیں نہ مارو اور برا بھلا بھی نہ کہو اور ان کی غلطیاں نہ پکڑا کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باقی صفحہ نمبر ٩ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

خوشخبریوں کا سال

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے آغاز پر یکم جنوری ۱۹۹۹ء کے خطبہ جمعہ میں (جس کا متن الفضل کے اس شمارہ کی زینت ہے) احباب جماعت کو یہ پرمسرت نوید عطا فرمائی تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ سال غیر معمولی برکتوں اور خوشخبریوں کا سال ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بارہا اپنے خطبات و خطابات میں اس امر کا ذکر فرمایا ہے اور واقعات و شواہد کے ساتھ اسے پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ آپ کے عہد خلافت کے سالوں کا گزشتہ صدی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی کے ان سالوں کے ساتھ بعض حیرت انگیز مشابہتیں اور مماثلتیں حاصل ہیں اور جس قسم کے واقعات گزشتہ صدی میں کسی سال میں رونما ہوئے اسی قسم کے واقعات اس صدی میں آپ کے عہد خلافت کے اُسی سال میں رونما ہوئے۔ اسی طرح سو سال پہلے جس سال مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی الہام ہوا بعینہ اُس سال خدا تعالیٰ نے اِس صدی میں اُس کے پورا ہونے کے عظیم الشان ذرائع مہیا فرما دئے۔ اس پہلو سے جماعت کی تاریخ کا مطالعہ بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۹ء کے الہامات کا فیض کس شان سے ۱۹۹۹ء کو حاصل ہو رہا ہے اور مزید ہونے والا ہے اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ آپ انشاء اللہ اس سال جلسہ سالانہ پر اس کا ذکر فرمائیں گے۔

ہم اس وقت خصوصیت سے احباب کی توجہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس الہام کے ایک حصہ کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں جس کا ذکر حضور ایدہ اللہ نے اپنے مذکورہ خطبہ (یکم جنوری ۱۹۹۹ء) میں فرمایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہام الٰہی میں یہ بشارت دی گئی کہ "مبشروں کا زوال نہیں ہوتا"۔ یہ ایک ایسی قطعی، ازلی ابدی، لازوال اور اٹل حقیقت ہے جس پر ساری تاریخ انبیاء گواہ ہے۔ سارا قرآن اس کا مصدق و مؤید ہے اور تمام راستبازوں اور الٰہی مبشروں کی زندگی اس پر شاہد ہے۔ اِس زمانہ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے "مبشر" بنا کر مبعوث فرمایا۔ زمانہ شاہد ہے کہ آپ پر کبھی زوال نہیں آیا اور نہ آ سکتا ہے کیونکہ "مبشروں کا زوال نہیں ہوتا"۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کو ہر لحہ و ہر آن ایک نئی عظمت اور شان عطا ہوئی۔ خدا نے آپ کے مناروں کو اونچا کیا اور سب دشمنوں اور بدخواہوں کو ذلت و پستی کے گڑھوں میں اتارا۔

"مبشروں کا زوال نہیں ہوتا" ایک ابدی صداقت کا بیان ہے۔ اور اس میں ان تمام مبشرین اسلام و احمدیت اور داعیان الی اللہ کے لئے بھی عظیم خوشخبری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آج دنیا بھر میں قیام توحید اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے کوشاں ہیں۔ اس الہام الٰہی میں یہ بات داخل ہے کہ دشمن ان مبشروں کے زوال کا خواہاں ہے اور وہ اس کے لئے ہر قسم کے مکر و فریب سے بھی کام لے گا لیکن خدا تعالیٰ کا یہ قطعی وعدہ ہے کہ وہ دشمن اپنے منصوبوں میں ناکام و نامراد ہوگا اور مبشرین کو فتح اور سربلندی نصیب ہوگی کیونکہ 'مبشروں کا زوال نہیں ہوتا'۔

پس مبارک ہو ان سب احمدی مسلم مبشرین اور داعیان الی اللہ کو جو خدا تعالیٰ کے اس وعدہ پر نظر رکھتے ہوئے پورے عزم صمیم اور یقین محکم کے ساتھ اسی پر توکّل کرتے ہوئے ہر قسم کی مخالفتوں سے بے نیاز، کامل صدق اور اخلاص اور وفا کے ساتھ شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ دیکھیں گے کہ دشمن زوال پذیر ہوگا اور ان مبشروں کو نئی رفعتیں، نئی بلندیاں نصیب ہونگی۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

منگل، ۲/ فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۹۸ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ کلاس کا آغاز سورۃ النبا سے ہوا۔ پھر اس کے بعد سورۃ النازعات شروع ہوئی۔ پہلی آیت کا ترجمہ حضور نے یوں فرمایا: "ڈوب کر کھینچنے والیوں (یا) ڈبونے کی خاطر بھیجنے والیوں کی قسم"۔ حضور نے فرمایا ان آیات میں ہو بہو موجودہ زمانے کی آبدوز کشتیوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

بدھ، ۳/ فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۹۹ منعقد ہوئی اور براڈکاسٹ بھی کی گئی۔ کل کی کلاس میں سورۃ النازعات کی دو آخری آیات ۳۶ اور ۳۷ وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے رہ گئی تھیں۔ آج حضور نے ان ہی سے ترجمہ شروع فرمایا۔

سورۃ عبس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ عبس و تولّی کی ضمائر پر مختلف امکانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ان کا ذکر کرتے ہوئے اپنا نقطۂ نظر پیش فرمایا اور تمام آیات پر اس مضمون کا اطلاق کر کے دکھایا۔

آیت نمبر ۲۷ میں ہے اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا یعنی ہم نے بادلوں سے خوب پانی کو برسایا اور ہم نے زمین کو خوب پھاڑا اور اس میں اناج اگائے۔ حالانکہ بظاہر انسان ہل چلاتا ہے اور بیج ڈالتا ہے۔ حضور نے فرمایا، انسان صرف وقتی ذریعہ بنتا ہے۔ آخری کاروبار خدا ہی کی طرف منسوب ہونا چاہئے۔ اگلی آیات میں بعض پھلوں کے نام لئے گئے ہیں۔ جنہیں عرب جانتے تھے۔ اور باقی حَدَآئِق غُلْبًا و فَاكِهَةً وَّ اَبًّا میں آجاتے ہیں۔

سورۃ عبس کے بعد سورۃ التکویر کا ترجمہ شروع ہوا۔ حضور نے فرمایا یہ سورۃ بیک وقت ظاہر میں پوری ہونے والی باتوں اور چھپے ہوئے معنی کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ اگر سورج کو لپیٹ دیا گیا کے ظاہر معنے کئے جائیں تو زمین کا کچھ بھی نہ رہے۔ چونکہ مضمون سارا اسلام کی ترقی اور روکوں کو دور کرنے کا ہے اس لئے ظاہری اور باطنی معنوں کو بیک وقت سمجھنا چاہئے۔

کُوِّرَتْ میں اسلام کے سورج پر پردے ڈال دئے جانے کا ذکر ہے۔ یعنی لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر دئے جائیں گے تاکہ لوگوں تک سچائی نہ پہنچ سکے۔ اس وقت کے علماء روشنی دینا بند کر دیں گے۔ پہاڑوں کی طرح بلند اور مضبوط حکومتیں ساری دنیا پر چھا جائیں گی۔ وہ باتیں رونما ہونگی کہ اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ نئی سواریوں کی ایجاد سے ان حکومتوں کا اثر ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ چڑیا گھر وجود میں آئیں گے۔ ان آیات میں بڑی بڑی بری، بحری اور ہوائی سواریوں کی بھی پیشگوئی ہے۔

آیت نمبر ۸، ۹ اور ۱۰ میں یونائیٹڈ نیشنز کی طرف اشارہ ہے کہ قانون کی حکمرانی ہوگی۔ یو۔این۔او۔ چارٹر ساری دنیا پر حاوی ہوگا۔ اشاعت کا زمانہ ہوگا۔ آبدوز کشتیوں کی نقل و حرکت کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے۔ آیت نمبر ۱۸ میں اسلام پر سے رات کے پیٹھ پھیر کر چلے جانے کی پیشگوئی ہے اور صبح کے طلوع ہونے کی اور یہ کہ الرّوح الاَمین نے جو بھی خبریں آپؐ کو دی ہیں وہ پوری ہو کر رہیں گی۔

جمعرات، ۴/ فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۲۰۲، دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۵/ فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات کا پروگرام جو ۳۱/ جنوری ۱۹۹۹ء کو ریکارڈ ہوا تھا براڈکاسٹ کیا گیا۔ چند اہم سوالات مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں :

☆...... ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ جلسہ سالانہ پر نہیں آتے وہ میرے بھیجے جانے کا مقصد نہیں سمجھتے۔ اور یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اتنے سخت الفاظ کیوں استعمال فرمائے ؟۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں شرک کا مطلب یہ ہے کہ تم نے جلسہ سالانہ پر مادی مفادات اور اپنے آرام کو ترجیح دی ہے بجائے اس کے کہ یہاں تکلیف اٹھا کر آتے اور خدا کا قرب حاصل کرتے۔ آپ کا مطلب بت پرستی والے شرک سے نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ذاتی طور پر میرا یہ خیال ہے کہ ۱۹۹۹ء کے جلسہ سالانہ کے لئے اچھی خبر ہے۔ جو دکھ آپ نے محسوس کیا اور دعا کی وہ خدا تعالیٰ نے سنی اور ۱۹۹۹ء کے جلسہ میں پورے سو سال کے بعد آپ کی دعا کی بدولت حاضری انشاء اللہ بہت ہوگی۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے روک پڑ جائے تو پھر بھی ہمارے MTA کے ذریعہ سننے والوں کی تعداد بے شمار ہوگی۔ حضور نے فرمایا اس وقت قادیان میں ۱۸۹۹ء میں کم تعداد میں آنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ طاعون کی وبا پھیلی ہوئی تھی اور گورنمنٹ نے پبلک کا دوسرے شہروں میں جانا منع کیا ہوا تھا جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں پہنچی ہوگی ورنہ آپ اپنے ناراض نہ ہوتے۔ حضور نے فرمایا یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے اس سال کے جلسہ میں پاکستان اور انڈیا میں لڑائی چھڑ جانے کی وجہ سے وہ لوگ نہ آ سکیں اسی طرح باقی دنیا میں بھی ایسے واقعات ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ بڑا Crucial سال ہے اور اگر لوگ نہ آ سکے تو ہم MTA کے ذریعے انشاء اللہ لوگوں تک پہنچیں گے۔

☆...... اگر پاکستان اور انڈیا میں لڑائی ہوئی تو کیا احمدیوں کو بھی لڑنا ہوگا ؟ حضور نے فرمایا انڈیا کے احمدی فوجیوں کو پاکستان کے احمدی فوجیوں سے لڑنا ہوگا۔ ملک کے ساتھ وفا کا یہی تقاضا ہے۔ اگر جنگ کا مقصد غلط ہے تو جرم لیڈروں کا ہوگا نہ کہ فوجیوں کا۔

☆...... اگر کوئی مرد احمدیت کو چھوڑ دے تو کیا اس کی فیملی بھی اسے چھوڑ دے ؟۔ حضور نے فرمایا یہ حالات پر منحصر ہے۔ ضروری نہیں کہ بیوی اسے چھوڑ دے۔ اگر آپ کی تبلیغ کے نتیجے میں کہیں بیوی اور کہیں میاں احمدی ہو جائے تو تمام دنیا میں میاں بیوی کو الگ کرنے کا فتنہ پھیل جائے گا۔ شادی سے پہلے ان باتوں کو دیکھنا ہوگا لیکن شادی کے بعد الگ ہونا آسان نہیں۔

☆...... ایک سائل نے کہا کہ میں نے ٹی وی پر پاکستانی عورتوں سے بدسلوکی کے نظارے دیکھے ہیں۔ انہیں حضور کا کیا مشورہ ہے ؟ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں ہر جگہ نیویارک، واشنگٹن وغیرہ میں سب جگہ عورتوں سے انتہائی ظلم کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے نمونہ پر عمل نہیں کرتے۔

☆...... کیا موبائل فون کی Radiation واقعی نقصان دہ ہے ؟ حضور نے فرمایا زیادہ استعمال کرنے والوں کے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن

(برہان احمد ظفر۔ قادیان)

قرآن کریم خداتعالیٰ کا ایک ایسا صحیفہ ہے جو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ اور انسانی ضرورت کا کوئی بیان ایسا نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔ یہ وہ علم و معرفت کا خزانہ ہے جس سے ہر زمانہ میں نئے نئے علوم نکلتے ہیں۔ مگر خداتعالیٰ یہ قرآنی علوم ان لوگوں پر کبھی نہیں کھولتا جن کے دل پاک نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ نے ان قرآنی علوم اور معارف کو حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم میں ہی یہ شرط رکھ دی ہے۔ "لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ"۔ (الواقعة:۸۰) یعنی اس (قرآن) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مُطَہَّر ہوتے ہیں۔

قرآن کریم جب نازل ہوا تو خود آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی کو قرآن کریم کے مطابق ڈھال کر اور اس پر عمل کر کے اور اپنے ارشادات مبارکہ کے ذریعے قرآنی علوم کو پھیلایا۔ اس کے بعد صحابہ کرامؓ کے ذریعہ قرآنی مطالب کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بعض بعد کے بزرگانِ امت نے بھی قرآن کریم کی اپنے اپنے رنگ میں بڑی خدمت کی۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض علماء اسرائیلی روایات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور انہوں نے سراسر غلط اور قرآنی تعلیمات اور اس کی اٹل صداقتوں کے منافی باتوں کو قرآن کریم کی تفاسیر میں شامل کر دیا۔ اور پھر جب وہ تفاسیر مخالفین اسلام کے ہاتھ لگیں تو انہوں نے ان تفسیروں کو ہی اپنا ہتھیار بناکر اسلام پر، قرآن کریم پر اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کی شان پر سخت حملے کئے۔

آنحضرت ﷺ نے جہاں اسلام کی ترقی کا ذکر فرمایا وہاں یہ خبر بھی دی تھی کہ:

"یاتی علی الناس زمان لا یبقیٰ من الاسلام الااسمه و لا یبقیٰ من القرآن الارسمه ......"

(مشکوٰة کتاب الفتن و اشراط الساعة)

یعنی ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا اور قرآن مجید صرف لکھائی میں ہوگا۔

اس پیشگوئی کے مطابق وہ زمانہ بھی آیا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کے نتیجے میں اس کے حقائق و معارف کی جگہ مختلف قصے کہانیوں نے لے لی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آنحضرت ﷺ نے سورة الجمعہ کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر امت کو یہ بشارت بھی دی تھی کہ اگر ایمان ثریا پہ بھی چلا جائے گا تو ان میں سے بعض اشخاص یا کوئی شخص اس کو وہاں سے حاصل کرے گا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر)

پس عین اس وقت جب اسلام پر اور قرآن کریم پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ خداتعالیٰ نے ایک مطہر وجود کو اہل فارس سے کھڑا کیا جس نے قرآن کریم، اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان کو از سر نو قائم کرنے کے جہاد کا آغاز کیا۔ یہ وہ جری اللہ تھے جن کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھا۔ آپ نے خدا کے حکم سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اور اسلام کی حقانیت میں وہ قرآنی علوم دنیا کے سامنے پیش کئے جو چودہ سو سال سے لوگوں کی نظر سے پوشیدہ تھے۔ علماء نے تو قرآن کریم کی تفاسیر میں انبیاء کے واقعات کو قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں لیا تھا لیکن آپ نے فرمایا:

"قرآن کریم قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۹)

آپ کا وجود ایسا تھا کہ خدا نے آپ کو خدمت اسلام کے لئے کھڑا کیا تھا تو لازم تھا کہ خداتعالیٰ آپ کے مطہر دل پہ قرآنی انوار کی بارش کرتا۔ انہی انوار کی بارشوں کو سموتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار ان کو بلایا تو خدا اس کو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو فہمِ قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جلّ شانہ کا ایک نشان ہے"۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۴۱)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے جو انوار دنیا والوں کے سامنے پیش کئے کوئی نہیں تھا جو ان کا مقابلہ کر سکتا۔ بلکہ آپ نے قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کے تعلق میں ایک مرتبہ فرمایا کہ:

"اسی بنا پر میں نے اشتہار دیا کہ میاں بطالوی پر واجب ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورۃ کی تفسیر عربی فصیح و بلیغ میں لکھے جو دس جزو سے کم نہ ہو........ اور پھر اگر عند المقابلہ و الموازنہ میاں بٹالوی صاحب کی تفسیر اور ان کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدہ سے افصح اور ابلغ اور اتم اور اکمل ثابت ہوا تو میں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا اور سمجھ لوں گا کہ خداتعالیٰ نے بٹالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دوں گا۔ اور اگر میں غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے ان بیانات میں سراسر کاذب اور دروغگو تھے"۔

(تحفہ بغداد روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو اپنے مامور من اللہ ہونے پر کامل یقین تھا۔ آپؑ نے اس بات کو بڑی وضاحت سے پیش فرمایا کہ قرآن کریم کے صحیح معنی مامور من اللہ ہی کر سکتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

" میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں ایک دم میں طے ہو سکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر اور حَکَم بن کر آیا ہے جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہونگے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی صحیح ہوگی"۔

(الحکم ۱۰/ نومبر ۱۹۰۵ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی جو بھی تفسیر بیان فرمائی یا قرآن کریم کے جو بھی معنی پیش کئے وہ خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک نور کا حصہ تھے۔ اور کوئی نہیں جو ان معارف کے بیان کرنے میں آپ کا مقابلہ کر سکے۔ آپ نے تمام قرآن کریم کی الگ سے تو کوئی تفسیر نہیں لکھی ہے البتہ آپ نے اپنی کتب میں مختلف آیات کی تفاسیر بیان فرمائی ہیں۔ جماعت نے آپ کی تمام کتب اور ملفوظات اور رسائل سے ان آیات کو جمع کر کے آٹھ جلدوں میں مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ یہ ایک لازوال خزانہ ہے اور حق کے پیاسوں کے لئے چشمۂ رواں ہے۔

☆......☆......☆

حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفة المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایک بڑے عاشق قرآن تھے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت نے بھی آپ پر ایک خاص رنگ چڑھا دیا تھا۔ آپ نے بھی قرآن کریم کے بہت سے معارف کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ آپ اکثر قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی تصانیف اور درس و خطبات وغیرہ میں متفرق مقامات پر قرآنی معارف بیان فرمائے۔ انہیں یکجا کر کے جماعت نے "حقائق الفرقان" کے نام سے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔ قرآن مجید کے طالبعلم کے لئے یہ کتب بھی نہایت مفید اور ضروری ہیں۔

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خداتعالیٰ نے ایک خبر دی تھی کہ آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مختلف عظیم الشان صفات کا حامل ہوگا۔ ان میں ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ:

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔

یہ پیشگوئی جو جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے معروف ہے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک وجود میں اپنی تمام تر شان و شوکت سے پوری ہوئی۔ آپ کسی دنیوی کالج، یونیورسٹی یا دینی مدرسہ سے فارغ التحصیل نہ ہوئے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کر دیا۔ جس کا ایک ثبوت آپ کی وہ معرکة الآراء تفسیر ہے جو کہ "تفسیر کبیر" کے نام سے دس جلدوں میں شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہے جبکہ تفسیر صغیر اس کے علاوہ ہے۔ آپ نے خود ایک مرتبہ فرمایا:

"مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا ہو اور کسی مذہب کا پیروکار ہو قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بار بار دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابل میں لکھو حالانکہ میں کوئی مامور نہیں۔ مگر کوئی اسکے لئے تیار نہیں ہوا........... میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کروں گا"۔

(تبلیغ حق صفحہ ۶۵)

اسی طرح آپ نے ایک مرتبہ ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی"۔ (الفضل ۲۳/ اپریل ۱۹۴۴ء)

اسی طرح آپ نے دیوبند کے علماء کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:

"اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق اور اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابل پر بلاتا ہوں اگر وہ آئیں تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی، ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں"۔ (الفضل ۱۴/ جولائی ۱۹۲۵ء)

حضرت مصلح موعودؓ کے مقابل پر ان علماء میں سے کوئی نہ آیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر کا جو خزانہ رہتی دنیا تک ہمارے لئے چھوڑا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ تفسیر کبیر کے پڑھنے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بہت بڑی بڑی شخصیات ایسی ہیں جنہوں نے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس پہ بہترین تبصرے کئے ہیں ان میں سے چند بطور نمونہ کے درج ذیل ہیں:۔

مشہور ادیب علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنے کے بعد لکھا:

"تفسیر کبیر جلد سوم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا اپنا بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں

کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوطؑ پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ھٰؤلاء بناتی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے"۔ (الفضل ۱۷ر نومبر ۱۹۶۳ء)

اسی طرح جناب اختر اورینوی صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی نے بیان کیا کہ پروفیسر عبدالمنان بیدل صدر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی نے تفسیر کبیر خود پڑھنے کے علاوہ بہت سے مشہور دانشوروں اور شیوخ کو مطالعہ کے لئے دیں اور ان سے تبادلہ خیالات اور گفتگو کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

"مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی کوئی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر و شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ عربی و فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے"۔ (مجلہ الجامعہ ربوہ شمارہ نمبر ۹ صفحہ ۶۳ تا ۶۵۔ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ ۱۶۳)

اسی طرح خود اختر اورینوی صاحب نے لکھا:

"یہ تفسیریں سراج منیر ہیں۔ ان سے قرآن حکیم کی حیات بخش شعاعوں کا انعکاس ہوتا ہے۔ تفسیر قرآنی کی یہ دولت سرمدی دنیا اور عقبیٰ کے لئے لاکھوں سلطنتوں اور ہزاروں ہزار جنتوں سے افضل ہے۔ علوم قرآنی کے گہرہائے آبدار کانِ معانی و معدنِ عرفان سے نکالے گئے ہیں۔ غواصِ معارف پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے۔

ان تفسیروں کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے...... میری ناچیز رائے میں تفسیر کبیر مندرجہ ذیل خوبیوں کی حامل ہے۔ اس میں قرآن کریم کے تسلسل، ربط، تنظیم، ترتیب، تعمیر اور سورتوں کے موضوعات و معانی کی ہم آہنگی کو صاف، روشن و مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ قرآن مجید صرف ایک سلکِ مروارید نہیں بلکہ یہ ایک روحانی قصر الحمراء ہے۔ ایک زندہ تاج محل ہے۔ اس کے عناصر ترکیبی کے حسن کا راز نظم و ضبط، اس کے تراشیدہ ایجاز بیان، اس کی معجزانہ صنعت گری، اس کی گہری، وسیع اور بلندی معنی اور اس کے غیر مختتم خزینۂ علم و عرفان کا شعور تفسیر کبیر کے مطالعہ سے حاصل ہونے لگتا ہے...... حضرت مرزا محمود احمدؓ نے نہایت لطیف و بلیغ انداز میں اس امر کو درجۂ یقین تک پہنچا دیا کہ قرآن مجید ایک کتاب عظیم ہے اور اس کے ابواب و عناصر اس کی سورتیں اور آیات گل و بیدہ کی طرح۔ حسنِ یوسف کی مانند۔ نظام شمسی کی مثال مربوط و منظم، متناسب، ہم آہنگ اور حسین ہیں۔ تفسیر کبیر کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس میں انسانی تقاضوں، ضرورتوں اور مسئلوں سے وابستہ بہ کثرت نئے مضامین، نکتے اور تفصیلیں ملتی ہیں۔ اور ہماری روح اور ذہن کی تشنگی بجھاتی ہیں۔ ہر سورۃ ہر پارہ کی تفسیر میں معارف اور علوم کا دریائے رواں جوش مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کے ذریعہ نئے علوم اور نئے مسائل پر گہری تنقیدیں ملتی ہیں اور اسلامی نظریوں کا اتنا تسلی بخش اظہار و بیان ملتا ہے کہ آخر الذکر کی برتری ثابت ہو جاتی ہے۔

تفسیر کبیر میں قصص قرآنی کی عارفانہ تعبیریں اور تفصیلیں ملتی ہیں۔ علم و حکمت، روحانیت و عرفان، نکتہ دانی و وضاحت کی تجلیاں شکوک و شبہات کے خس و خاشاک کو دور کر کے تفہیم و تسکین کی راہیں صاف و روشن کر دیتی ہیں۔ تاریخِ عالم، قوموں کے عروج و زوال، اسبابِ زوال، سامانِ عروج، نفسیات اجتماعی، فرد و جماعت کے روابط اور بندے کے اللہ سے تعلق کی اعلیٰ تحقیق و توضیح ملتی ہے۔

معجزات، پیشگوئیوں، انبیاء و غیر انبیاء کے خوابوں، رموزِ استعاراتِ قرآنی و مقطعات کی حقیقی، حکمتی اور ایمان افروز تعبیروں سے تفسیر کبیر کے اوراق تابناک ہیں۔ اس عظیم تفسیر میں اسلامی فلسفہ نہایت عمدہ طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے مذاہب کی تعلیموں اور معروف فلسفوں سے موازنہ و مقابلہ بھی عالمانہ و منصفانہ رنگ میں کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی شوکت و فضیلت سے دل کو طمانیت راحت و تسکین ملتی ہے۔ اور ذہن کو رفعت حاصل ہوتی ہے۔ اس تفسیر کا اندازِ نظر عصری اور سائنسی بھی ہے، فلسفیانہ اور حکمتی بھی اور وجدانی و عرفانی بھی۔

اس تفسیر اکبر کے عالم علم و عرفان کی تجلیات بیان کرنے کے لئے دفتر در دفتر چاہئیں۔ **یہ تفسیر ملتِ اسلامیہ کی بے بہا دولت ہے۔ قرآن حکیم کی اس تفسیر سے امتِ محمدیہ کا مستقبل وابستہ ہے"۔**

(مجلہ الجامعہ ربوہ۔ شمارہ نمبر ۹ صفحہ ۶۳ تا ۶۵)

سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ جو حیدر آباد کی اتحاد المسلمین نامی تنظیم کے لیڈروں میں سے تھے بعض سیاسی وجوہات کی بنا پر قید ہوئے۔ سکندر آباد کی قید میں انہیں تفسیر کبیر کے مطالعہ کا موقع حاصل ہوا۔ تفسیر کبیر سے جو انہوں نے روشنی پائی تو ان کا اندرونہ روشن ہو کر ہدایت کا ذریعہ بنی۔ انہیں قادیان آکر بھی خدمت کا موقع حاصل ہوا۔ جب یہ قید سے رہا ہوئے تو انہوں نے مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کو ایک خط لکھا جو کہ "صدق جدید" میں "ایک صدق خواں کا قبول احمدیت" کے عنوان سے مدیر صدق جدید کے تعارفی نوٹ کے ساتھ شائع ہوا۔ لکھا ہے کہ:

"دکن کے ایک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ کا جو سالہا سال انجمن اتحاد المسلمین کے پرجوش رکن رہے اور اسی سلسلہ میں جیل بھی گئے اور صدق سے بھی مخلصانہ تعلق برسوں قائم رکھا، تازہ مکتوب صرف ان کے نام اور سابق مستقر کے حذف کے بعد:۔

حیدرآباد دکن ۲۸ر مارچ ۱۹۶۲ء حضرت قبلہ۔ السلام علیکم!

دارالسلام مجلس اتحاد المسلمین کے سلسلے میں گورنمنٹ آندھرا پردیش نے مجھے ۲۶ر ستمبر ۱۹۶۰ء کو نظر بند کیا۔ اور حال میں رہائی ہوئی۔ ان دنوں مستقر...... تھا۔ جیل لے جانے والے عہدہ داروں سے میں نے درخواست کی کہ (مجھے اسٹیشن پر گرفتار کیا گیا تھا جبکہ میں ایک پیشی کر کے ...... واپس ہو رہا تھا) مجھے گھر سے جاکر قرآن کریم ساتھ لینے کی اجازت دیں۔ پولیس کے عہدیدار بڑے شریف المزاج تھے۔ اپنی حراست میں مجھے گھر لے گئے...... میرے ایک دوست تھے جنہوں نے مجھے حضور خلیفہ صاحب جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفسیر کبیر کی جلد دی تھی۔ مجھے پڑھنے کی فرصت نہ ملتی تھی۔ ایک دن دوپہر کے وقت جب میں کھانے کے لئے آفس سے گھر آیا تو بیوی نے دسترخوان چننے میں کچھ دیر کی۔ تفسیر کبیر کی جلد میز پر بازو میں تھی۔ میں نے اٹھالی اور چند اوراق الٹ کر دیکھنے شروع کئے۔ یہ وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا کی تفسیر کے صفحات تھے۔ میں حیران ہو گیا کہ قرآن مجید میں ایسے مضامین بھی ہیں۔ پھر میں نے قادیان خط لکھا اور تفسیر کبیر کی جملہ جلدیں منگوائیں، لیکن پڑھنے کا مجھے وقت نہ ملتا تھا۔ جیل کو روانگی کے وقت میں نے یہ جلدیں ساتھ رکھ لیں۔ اور نو ماہ کے عرصہ میں جب کہ میں جیل میں تھا متعدد بار صرف یہی تفسیر پڑھتا رہا۔ جیل ہی میں بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ آپ بھی دعا فرمائیں"۔ (الفضل ۵ر مئی ۱۹۶۲ء)

مکرم سید جعفر حسین صاحب نے "صدق جدید" کو تفسیر کبیر کے مبارک اثرات اور قبول حق پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنا مضمون بھی ارسال کیا۔ یہ مضمون "صدقِ جدید" کے دو نمبروں میں قسط وار (۸ر، ۱۵ر جون ۱۹۶۳ء) شائع ہوا۔ اس اہم مضمون کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"حصول دارالسلام کی جدوجہد میں مجھے جب جیل پہنچایا گیا تو تیسرے دن مجھے وجوہات نظر بندی تحریری شکل میں مہیا کئے گئے جس میں میری گزشتہ تین چار برسوں کی تقریروں کے اقتباسات تھے۔ اور الزام یہ تھا کہ میں ہندوستان کی حکومت کا تختہ الٹ کر اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ میں حیران تھا کہ مجھ جیسا چھوٹا آدمی اور یہ پہاڑ جیسا الزام۔ لیکن مجھے آہستہ آہستہ محسوس ہوا کہ میری تقریروں سے کچھ ایسا مفہوم اخذ کیا جا سکتا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ میں بھٹکا ہوا مسافر تھا۔ جس کی منزل تو متعین تھی لیکن راستہ نہ تھا۔ مسلمانوں کی انجمن اتحاد المسلمین ہو یا کوئی اور جماعت ان سب کی حالت یہی ہے۔

دوسرے دن میں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا جو میں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔ تو مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔ اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر میں قرآن کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے اپنا مسلک چھوڑ کر احمدیہ جیسی جماعت میں داخل ہونا جس کو تمام علمائے اسلام نے ایک ہوّا بنا رکھا ہے کچھ معمولی بات نہیں تھی۔ لیکن حق کے کھل جانے کے بعد یہاں خطرات کی پرواہ بھی کسی کو نہ تھی۔ تاہم سجدہ میں گر کر شب و روز میں نے دعائیں شروع کیں کہ یا اللہ مجھے صراط مستقیم دکھا۔ کئی ماہ اسی حالت میں گزر گئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری سجدہ کی زمین آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ میری دعائیں قبول ہوئیں کیونکہ احمدیت کو سچا سمجھنے کے عقیدے میں مستحکم ہو گیا۔......... میری قید کا بڑا حصہ سکندر آباد جیل میں گزرا۔ وہاں کے جیلر ایک مسلمان اور مسلم دوست بھی تھے۔ قیدیوں کی پوری خط و کتابت ان لوگوں کے علم میں رہتی تھی۔ کیونکہ ان کے دستخط کے بعد ہی قیدیوں کے خطوط روانہ یا حوالہ ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات اچھی نہ تھی لیکن جرأت کی کمی کے باعث میری یہ کوشش رہتی تھی کہ قادیان کو لکھے ہوئے میرے خطوط حکام جیل کے علم میں نہ آنے پائیں۔ مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد ایک بڑی ہی ہر دلعزیز جماعت ہے۔ جیل کا عملہ، جیل کے سارے ہی قیدی مجھ سے بڑی محبت اور عقیدت سے پیش آتے تھے۔ اگرچہ پہرہ والوں کے سوا مجھ سے کوئی نہ مل سکتا تھا۔ ان وجوہ سے حکام کے علم میں آئے بغیر میرے خطوط قادیان کو پوسٹ ہو جاتے تھے۔ لیکن جو خط قادیان سے آتا تھا وہ بہر صورت جیلر کے علم میں آنا ضروری تھا۔ جب قادیان سے بیعت کا فارم آیا تو جیل میں گڑبڑ ہوئی۔ راز باقی نہ رہ سکا۔ کمرہ کی صفائی کرنے والے، قیدی، کھانا پہنچانے والے، اخبار لانے والے وغیرہ وغیرہ کسی نہ کسی بہانے آتے اور مجھ سے پوچھتے کہ آپ قادیانی ہو گئے ہیں؟ میں انہیں غلط نہ کہہ سکتا تھا۔ لیکن ابھی چونکہ میں نے بیعت نہیں کی تھی اس لئے میں ان سے کہتا کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ بالآخر جیلر میرے پاس آئے اور میرا خط مع بیعت فارم کے ان کے پاس تھا۔ مجھ سے بڑی ہی ہمدردانہ گفتگو کی کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ قرآن کی اس تفسیر کو چھوڑیئے میں آپ کو ابوالکلام آزاد اور مولانا مودودی کی تفسیر قرآن دیتا ہوں۔ آپ کے خیالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے وہ دونوں تفسیریں لادیں جو اصل میں ترجمہ تھے اور کہیں کہیں تفسیر تھی۔ بیعت کا فارم تکمیل کر کے بھیجنے سے قبل میں نے ان دونوں تفاسیر کا مطالعہ کیا۔ تفسیر کبیر کے طالب علم میں اتنی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دیگر تمام تفاسیر پر تنقید کر سکے۔ چنانچہ میں نے جیلر صاحب کو بتلایا کہ ان دونوں تفاسیر میں کون کون سے مقامات مبہم ہیں۔ کہاں کہاں ترجمہ کی غلطی ہے اور کہاں کہاں معنی محدود ہیں۔ مجھے ایسا کرنے میں آسانی اس لئے ہوئی کہ تفسیر کبیر میں لغت قرآن بھی موجود ہے۔

جیلر صاحب چوبیس گھنٹے اپنے سرکاری فرائض میں مشغول رہتے۔ قرآن کریم کو دیکھنے کا بھی انہیں موقع نہ ملتا۔ میری بات میں انہوں نے دلچسپی نہ لی۔ پھر میں نے جیلر صاحب کو تفسیر کبیر کی پہلی جلد دی اور ان سے درخواست کی کہ وہ کم از کم اس میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں جو بہ مشکل (۵۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ وہ لے گئے لیکن چند دن کے بعد یہ کہہ کر واپس کر گئے کہ مجھے تو پڑھنے کی فرصت نہ ملی البتہ میری خوشدامنہ صاحبہ یہ کتاب دیکھ چکی ہیں اور وہ اس کی بڑی تعریف کرتی ہیں۔ میں نے بیعت کا فارم پر کر کے بھیج دیا۔ یہ تفصیل آپ کی خدمت میں اس لئے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

۱۹۹۹ء کا سال بہت زیادہ برکتوں کا سال ہے

اللہ جب فیصلہ کرے گا کہ جماعت کو خوشخبریاں ملیں تو کوئی دنیا کا ہاتھ نہیں جو ان خوشخبریوں کو روک سکے

سو سال پہلے جس سال مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی الہام ہوا، بعینہ اسی سال خدا تعالیٰ نے اِس صدی میں اُس کے پورا ہونے کے عظیم الشان ذرائع مہیا فرما دئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم رجنوری ۱۹۹۹ء بمطابق یکم رصلح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾۔ (سورۃ فاطر: ۳۰، ۳۱)

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کو اس وجہ سے خاص طور پر آج کے جمعہ کا موضوع بنایا ہے کہ آج وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے اور مالی قربانیوں کے تقاضے جو ہر لحاظ سے جماعت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں وہ تقاضے کس طرح پورے ہو رہے ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کے اموال میں بھی غیر معمولی برکت عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ یہ مضمون ہے جو کچھ میں اس آیت کے حوالے سے بیان کروں گا اور کچھ وقف جدید کے جو اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے بھی مضمون از خود کھل جائے گا۔ میں اس آیت کریمہ کے تعلق میں وقف جدید کے اعداد و شمار تو شروع میں پیش کروں گا لیکن اس آیت کریمہ میں اور اس کے علاوہ بہت سی خوشخبریاں جو اس نئے سال سے ہمارے لئے وابستہ ہو چکی ہیں ان کا ذکر میں بعد میں کروں گا ورنہ پھر عموماً وقف جدید یا تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے وقت ان کے کوائف پیش کرنے کا وقت نہیں رہتا اور چونکہ یہ خاص اُن کا دن ہے اس لئے ضروری ہے کہ تفصیل کے ساتھ ان کے کوائف کا ذکر کروں اور بعد میں انشاء اللہ یہ جو عمومی مضمون ہیں اور خوش خبریوں کے غیر معمولی مضامین ہیں ان پر میں روشنی ڈالوں گا۔

تو سب سے پہلے تو تمام دنیا کی جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نیا سال مبارک ہو۔ اور جب میں نیا سال مبارک کہتا ہوں تو سب بنی نوع انسان کے لئے ہی مبارک ہو اگرچہ بظاہر اس کے مبارک ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے، لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو بہر صورت مبارک ہے اور یہ برکتیں بڑھتی جا رہی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ اگلی صدی تک پھیل جائیں گی۔ یہ تفصیلی ذکر میں انشاء اللہ بعد میں کروں گا، اب پہلے رپورٹ ہے۔

وقف جدید کی پچھتر ممالک کی رپورٹوں کے مطابق کل وصولی دس لاکھ ۴۳ ہزار پاؤنڈ ہوئی ہے۔ اب یہ جو وصولی ہے اس میں گزشتہ سال سے یعنی سر دست جو اس وقت صورت حال ہے انچاس (۴۹) ہزار پاؤنڈ کی کمی نظر آ رہی ہے۔ حالانکہ آج تک کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سال کو مالی آمد کے لحاظ سے پیچھے کر دیا ہو۔ تو یہ میں صرف آپ کو ذرا اڑانے کے لئے بتا رہا ہوں کہ انچاس ہزار پاؤنڈ کی کمی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے دوسرے رستوں سے مجھے اتنی رقوم مہیا کر دیں اور میرے تابع مرضی کر دیں کہ جن کے نتیجے میں وقف جدید میں جب میں نے ان کو ڈالا تو کمی کی بجائے ہزار ہا پاؤنڈ کا، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ اور سال کے آخر پر اب ہم یقینی طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سال اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کو بھی پیچھے نہیں رہنے دیا بلکہ قدم بہت آگے بڑھا دیا ہے۔ پیچھے رہنا جو بظاہر نظر آ رہا ہے اس کی اب وجہ بتاتا ہوں آپ کو۔ اس پیچھے رہنے کی وجہ میں بھی ایک بہت بڑی برکت ہے۔ اور اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جو ہم نیا مالی نظام جاری کر رہے ہیں وہ مالی نظام کتنا خوش آئند ہے اور انشاء اللہ اس کی برکتیں آگے کس طرح پھیلیں گی اور پھیلتی چلی جائیں گی۔

جو کمی نظر آئی ہے یہ اصل میں امریکہ کے وقف جدید کی آمد میں کمی آئی ہے اور وہ کمی میری ہدایت کی اطاعت کرنے کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ اور یہ بھی ایک بڑی شان ہے امریکہ کی جماعت کی کہ جو کہا جائے اسی طرح کرتے ہیں۔ بظاہر دنیا کے لحاظ سے ان کو وقف جدید کی آمد کے اعتبار سے بہت پیچھے قدم اٹھانا پڑا ہے لیکن دو باتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیا۔ ایک یہ کہ باوجود پچھلے سال سے بہت کم ہونے کے آج بھی ساری دنیا میں امریکہ کا وقف جدید کا چندہ سب سے زیادہ ہے۔ پاکستان نمبر دو پہ ہی تھا دو پہ ہی رہا۔ امریکہ اس پہلو سے پیچھے نہیں ہٹا اور اللہ نے اس کو پیچھے نہیں ہٹنے دیا۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کمی ہوئی ہے اس کی میں اب کہانی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ کیوں واقع ہوئی اور اس کے نتیجے میں ہمیں ضمنی فائدے کیا پہنچے ہیں۔ پہلے چند عمومی کوائف آپ کے سامنے رکھ دوں پھر یہ ساری باتیں میں تفصیل سے کھولوں گا اور جوں جوں کھولوں گا آپ کا دل خوشی سے بھرتا چلا جائے گا کہ بظاہر ایک چیز بری دکھائی دے رہی تھی اُس کے دامن میں اللہ تعالیٰ نے کتنی خیر کے سامان پیدا کر دئے۔

جہاں تک موازنے کا تعلق ہے پہلے میں یہ اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھ دوں۔ رکھنے تو پڑتے ہیں بہر حال، مگر بہت سے لوگ اعداد و شمار سے مناسبت نہیں رکھتے اس لئے کچھ ان میں اکسانیت سی پیدا ہو جاتی ہے، وہ بور ہونے لگتے ہیں اعداد و شمار سے۔ اس لئے میں نے اب رفتہ رفتہ اعداد و شمار کا حصہ کم کر دیا ہے۔ صرف اسی پہلو سے بیان کر رہا ہوں جس سے عامۃ الناس کو بھی سمجھ آ جائے کہ یہ اعداد و شمار ہمارے لئے بہت خوش کن ہیں۔

وقف جدید کی آمد جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دس لاکھ ۴۳ ہزار پاؤنڈ ہوئی ہے اور یہ گزشتہ سال سے کم دکھائی دینے کے باوجود عملاً زیادہ ہے۔ جو نمایاں کمی نظر آ رہی ہے وہ ایک لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈ کی وہ کمی ہے جو امریکہ کی آمد میں ہوئی ہے۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈ کی کمی ہونی چاہئے تھی مگر ہوئی صرف انچاس ہزار ہے۔ یہ خوش کن پہلو ہے کہ کمی جو زیادہ ہونی چاہئے تھی اس کو خدا نے کم کر دیا اور پھر اس کو پورا کرنے کے لئے دوسرے سامان پیدا کر دئے۔ باقی سب جماعتوں کو اپنی گزشتہ آمد کے مقابل پر ہر پہلو سے اس سال زیادہ آمد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ سب سے زیادہ تعجب انگیز حال پاکستان کا ہے وہاں آپ کو پتہ ہے کہ آج کل روپے سے کیا کھیل کھیلے جا رہے ہیں اور Jugglery ہو رہی ہے ایک قسم کی، جیسے ایک کرتب دکھانے والا کرتب دکھاتا ہے اس طرح یہ روپوں کے کارڈ جیب میں ڈالتے اور کچھ کا کچھ نکال کے دکھاتے جاتے ہیں اور نتیجۃً روپے کی قیمت دن بدن گرتی چلی جا رہی ہے۔ اس خیال سے مجھے خطرہ تھا کہ پاکستان کی مجموعی وقف جدید کی آمد میں کمی نہ واقع ہو جائے کیونکہ ہم نے اب روپوؤں میں حساب رکھنے کی بجائے پاؤنڈوں میں حساب رکھنا شروع کیا ہوا ہے۔ مگر خوشی کی خبر یہ ہے کہ جماعت پاکستان پچھلے سال کے مقابل پر کئی ہزار پاؤنڈ اس دفعہ زیادہ دینے کی توفیق پا چکی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس لحاظ سے ان کو شرمندہ نہیں ہونے دیا۔

ایک اور پہلو جو اضافے کا ہے وہ بہت ہی خوشکن ہے اور اس کی طرف میں بارہا توجہ دلا چکا ہوں۔

چندے میں اضافہ اپنی ذات میں خوشکن ضرور ہے مگر چندہ دینے والوں میں جو اضافہ ہے وہ بہت زیادہ خوشکن ہے۔ اس کا مطلب ہے زیادہ سے زیادہ اللہ کے بندے خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر تیار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ اضافہ جو ہے اس سال بہت نمایاں ہے۔

سال ۱۹۹۷ء میں وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد دو لاکھ بائیس ہزار چھ سو تھی۔ سال ۹۸ء میں وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد دو لاکھ تہتر ہزار تین سو ہے اس طرح صرف چندہ دہندگان میں اضافہ پچاس ہزار سے زائد ہے۔ اب اندازہ کریں کہ کس طرح خدا تعالیٰ جماعت کو ہر پہلو سے برکت پر برکت عطا فرماتا چلا جا رہا ہے اور یہ چیز وہ ہے جو میں سمجھتا ہوں چندوں کے اعداد و شمار کے بڑھنے کے مقابل پر بہت زیادہ خوشکن ہے۔ پچاس ہزار ایسے احمدی جو پہلے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا لطف نہیں اٹھایا کرتے تھے وہ اب وقف جدید میں شامل ہو کر لطف اٹھا رہے ہیں اور پھر آگے اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی کر رہے ہیں۔ جو پاکستان کا اضافہ ہے وہ میں آپ

کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ امسال روپے کی قیمت گرنے کے باوجود پاکستان کی جماعتوں کو گزشتہ سال کے مقابل پر انیس ہزار پاؤنڈز سے زیادہ دینے کی توفیق ملی ہے۔

انگلستان کی جماعت نے تو اس دفعہ کمال کر دکھایا ہے پچاس ہزار پاؤنڈ گزشتہ سال انہوں نے پیش کئے تھے اس سال ایک لاکھ پاؤنڈ پیش کر رہے ہیں یعنی دگنا کر دیا ہے۔ اگرچہ Table میں جوان کی پوزیشن ہے اس کو نہیں بدل سکے لیکن قربانی بڑھانے کے لحاظ سے بہت نمایاں کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ انگلستان کی جماعت نے ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو آگے وقف جدید ہی کے کام آنے والا ہے۔ انہوں نے اس دفعہ جماعت کے لئے بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) پاؤنڈ کی رقم پیش کی ہے کہ افریقہ کے ممالک میں وقف جدید سے جو ہم خرچ کیا کرتے تھے اس کا بوجھ، اس طرح کا بہت کم ہو جائے گا۔ اور غریب ممالک میں آئندہ بہت خرچ پڑنے والے ہیں، عید آنے والی ہے، اس کے پیش نظر ہمارا دستور ہے کہ بکثرت غریب ممالک میں خرچ کرتے ہیں تاکہ وہ عید کی اچھی تیاری کر سکیں تو اس میں بھی جماعت انگلستان کا بہتر ہزار پاؤنڈ داخل ہے۔

اس کے علاوہ مجھے کل ہی امیر صاحب کی ایک چٹھی ملی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے جو یہ ایک خطبے میں بتایا تھا کہ عیسائی ممالک کرسمس منانے کے تعلق میں غریب عیسائی بچوں کے لئے دنیا بھر میں کرسمس کے تحفے بناتے ہیں تو انہوں نے کہا ہے جماعت انگلستان نے بھی یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسی سال ابھی سے ہم اس تحریک میں بھی کسی دوسرے سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے پیکٹ بنانے شروع کر دئے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ نقدر قم بھی ساتھ رکھی جائے گی۔ اس طریق پہ دنیا بھر کے غریب مسلمان ممالک میں جماعت انگلستان کی طرف سے یہ تحفہ پیکٹس کی صورت میں تقسیم ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو یہ بہت بڑی خوشخبریاں ہیں جو اس سال میں چھپی ہوئی تھیں، ظاہر نہیں تھیں، میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ قدم کسی پہلو سے بھی پیچھے نہیں ہے۔ **ہر پہلو سے خدا کے فضل سے قدم آگے بڑھ رہا ہے۔**

اب امریکہ کی کمی کی سرگزشت سناتا ہوں۔ امریکہ میں وقف جدید کے چندے میں بہت پیش قدمی ہوتی رہی یہاں تک کہ نو لاکھ تک پہنچا دیا انہوں نے۔ اور جب میں نے دیکھا تو مجھے ایک چیز یہ بھی محسوس ہوئی کہ اس میں سے چند بہت زیادہ امیر آدمیوں کا حصہ بہت زیادہ ہے اور امریکن عامۃ الناس یعنی عام احمدی جو ہے ان کا حصہ اس میں کم ہے۔ اور بھی بعض وجوہات تھیں جس کی وجہ سے میں نے ان سے کہا کہ اب بس ذرا ٹھہر کے چلیں، عام چندے بڑھانے کی کوشش کریں۔ عمومی طور پر چندہ عام جب بڑھتا ہے تو اس کو ہم جس مد میں چاہیں ڈال دیں۔ وقف جدید میں ضرورت ہو ادھر منتقل کر دیں، کسی اور طرف ضرورت ہو تو ادھر منتقل کر دیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بہت بڑی گنجائش ہے اپنی ضرورتیں پوری کرنے کی، اسی میں سے ہم ایم ٹی اے کے لئے بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا کہ وہ چندہ، لازمی چندہ جو ہے اس کو بڑھانے کی کوشش کریں اور اس کے مقابل پر اگر دوسرا وقف جدید یا تحریک جدید کا چندہ کچھ متاثر ہو، کمی ہو تو بالکل پرواہ نہ کریں اللہ تعالیٰ اس کمی کو آئندہ پورا کر دے گا بلکہ اور بھی بڑھا دے گا۔ ایک دفعہ قدم مضبوط بنیادوں پر رکھیں پھر آگے یہ سلسلے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس ہدایت پر پوری طرح عمل کیا اور جو اس سلیٹی رنگ کے بادل کی سلور لائننگ ہے، انگریزی میں محاورہ ہے Gray Cloud کی سلور لائننگ بھی ہوا کرتی ہے، دیکھنے میں سلیٹی رنگ کا بادل ہے مگر کناروں پر سورج کی شعاعیں چمک رہی ہوتی ہیں تو امریکہ کا بعینہ یہی حال ہے اس گرے کلاؤڈ کے کناروں پر بہت خوبصورت روشنی کی ایک جھالر بچھ گئی ہے اور وہ کیا ہے؟ وہ میں آپ کے سامنے اب رکھنے لگا ہوں۔

نو لاکھ ڈالر کا جب مجموعی چندہ وقف جدید کا امریکہ کی طرف سے پیش کیا جا رہا تھا تو اس کا پچاسی فیصد صرف پندرہ آدمی دے رہے تھے۔ اب اندازہ کریں نو لاکھ ڈالر کا پچاسی فیصد صرف پندرہ آدمی دے رہے تھے۔ یہ خوشخبری بھی سمجھیں مگر اصل میں خوشخبری نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ چند غیر معمولی طور پر مالدار آدمیوں نے بہت زیادہ قربانی کر دی اور جماعتیں تو عامۃ الناس کی قربانی سے آگے بڑھا کرتی ہیں۔ عامۃ الناس کی قربانی کے معیار کو بڑھانا لازم ہے۔ چنانچہ امیر صاحب امریکہ نے یہ دلچسپ خبر دی ہے موجودہ آمد میں عامۃ الناس کا چندہ پہلے جو پندرہ فیصد تھا اب نوّے فیصد ہو گیا ہے۔ اب دیکھیں کتنی غیر معمولی برکت ہے۔ کجا وہ دن کہ صرف پندرہ فیصد ساری جماعت دے رہی تھی اور چند آدمی پچاسی فیصد دے رہے تھے، اب چند آدمی دس فیصد دے رہے ہیں اور ساری جماعت اللہ کے فضل سے نوّے فیصد دے رہی ہے۔ یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ **الحمدلله كه اس سال ہمیں خدا نے یه خوشخبری بهی دکھائی۔**

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں ان میں الحمد للہ کہ، امریکہ میں میری ہدایت پر انہوں نے چندے میں کمی کی قربانی کی تھی اس کے باوجود، اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں امریکہ کی جماعت کو ابھی بھی اوّل رکھا ہے۔ تین لاکھ دو ہزار پاؤنڈ انہوں نے چندہ وقف جدید میں ادا کیا ہے۔ پاکستان اس کے مقابل پر بہت مخالف حالات کے باوجود آگے بڑھنے کے باوجود پھر بھی امریکہ سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو پونڈ پاکستان کا کل چندہ ہے۔ جرمنی حسب سابق تیسری پوزیشن کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔ ایک لاکھ اٹھہتر ہزار پانچ سو پاؤنڈ جرمنی کی جماعتوں نے ادا کیا ہے۔ برطانیہ نے ایک لاکھ پاؤنڈ ادا کر کے اگرچہ پہلے سال سے دگنا کیا ہے مگر ابھی اپنی چوتھی پوزیشن سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ تو آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر۔ اور کینیڈا کو پانچویں پوزیشن بہت پسند ہے، وہ بیٹھا رہتا ہے اس کے اوپر اور اس دفعہ اڑتالیس ہزار چھ صد پاؤنڈ دے کر کینیڈا نے اپنی پانچویں پوزیشن کو برقرار رکھا ہے۔

علاوہ ازیں ہندوستان، سوئٹزرلینڈ، جاپان، ماریشس، ناروے، بنگلہ دیش اور برما کی جماعتیں بھی قابل ذکر ہیں۔ خصوصاً برما نے بہت زیادہ پہلے سے قربانی کی ہے اور بہت نمایاں فرق ڈال دیا ہے اپنے چندوں میں۔ مگر یہ ساری جماعتیں ہر لحاظ سے خوشخبری کی بھی مستحق ہیں اور مبارکباد کی مستحق ہیں۔ خوشخبری تو یہ دے رہی ہیں، ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ آئندہ بھی ان کو ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھاتا چلا جائے۔

اب چندہ بالغان پاکستان۔ اول کراچی ہے، دوم ربوہ اور سوم لاہور۔ یعنی بڑی عمر کے احمدی جو چندہ دیا کرتے ہیں ان کو چندہ بالغان کہا جاتا ہے اور اطفال جو چندہ دیتے ہیں اسے چندہ اطفال کہتے ہیں۔ اس کے مختلف دفاتر ہیں اس کی تفصیل میں میں آپ کا سر نہ کھپاؤں گا کیونکہ دفاتر کو سمجھنا، ایک دو تین چار، یہ عامۃ الناس کے لئے مشکل ہے۔ سیدھی بات یہ ہے کہ چندہ بالغان، چندہ اطفال۔ چندہ بالغان میں جو پاکستان کے اضلاع کی پوزیشن ہے شہروں میں تو کراچی اول، ربوہ دوم، لاہور سوم۔ اور اضلاع کے لحاظ سے راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، بہاولنگر، گوجرانوالہ، عمرکوٹ، گجرات اور کوئٹہ یہ اسی ترتیب سے ہیں۔ چندہ دفتر اطفال میں جماعتوں کی پوزیشن یہ ہے۔ اول ربوہ۔ اس میں جماعت ربوہ نے کراچی کو پیچھے کر دیا ہے۔ دوم کراچی اور سوم لاہور۔

چندہ دفتر اطفال میں اضلاع کی پوزیشن یہ ہے۔ اول گوجرانوالہ، پھر سیالکوٹ، پھر راولپنڈی، پھر شیخوپورہ، پھر فیصل آباد، پھر اسلام آباد، پھر بہاولنگر، پھر سرگودھا، پھر عمرکوٹ، پھر ملتان۔ اس میں جو پوزیشنوں کا ذکر کیا جا رہا ہے اس میں ایک بات یاد رکھ لیں کہ یہ پوزیشنیں عملاً مالی قربانی کی تفصیل نہیں بیان کرتیں کیونکہ بعض ان میں سے ضلعے بہت چھوٹے ہیں اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے انہیں دوسرے بڑے اضلاع پر یہ برتری کام کے لحاظ سے حاصل ہے کہ وہ بہت زیادہ محنت کریں تب جا کر معیار اونچا ہوتا ہے۔ اور چند آدمیوں تک پہنچ کر معیار کو اونچا کرنا نسبتاً آسان ہے مگر بہرحال ایک پوزیشن انہوں نے حاصل کی تھی جس کا ذکر ضروری تھا۔

اب میں چند احادیث نبوی جو مالی قربانی سے تعلق رکھنے والی ہیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بخاری کتاب الزکوٰۃ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے پاک کمائی میں سے ایک کھجور بھی اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز ہی کو قبول فرمایا کرتا ہے یقیناً اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا۔ اب دائیں ہاتھ سے کسی چیز کو لینا یا دینا جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت خوشی اور دلی طمانیت کے ساتھ ایک چیز کو آپ کریں تو دایاں ہاتھ بڑھا کر چیز کو وصول کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے جب ہاتھ کی بات ہوتی ہے تو یہ ہرگز ہاتھ مراد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رجحان، اس کا جذبہ ہے اور جب جذبہ کہتے ہیں تو پھر بھی عام جذبۂ انسانی مراد نہیں تو یہ تمہیدیں مجبوراً کرنی پڑتی ہیں کہ اللہ اور انسانی صفات میں بہت فرق ہے لیکن باتیں ہم انسانی صفات کے حوالے سے ہی کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پیاری پیاری باتیں انسانی صفات کے حوالے سے کہی ہیں تاکہ انسان ان کو سمجھ بھی تو سکیں ورنہ اللہ کی صفات کی تفصیلات بیان کرتے تو کوئی بھی نہ سمجھ سکتا۔ اس تمہید کے ساتھ اب پھر دوبارہ سن لیجئے۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جو ایک کھجور بھی اللہ کے حضور پیش کرے اللہ اسے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اسے اس کے دینے والے کے لئے بڑھا دیتا ہے جیسا کہ تم میں سے ایک اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے، اسے بڑا کرتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اس کھجور کو جو بالکل معمولی ہوتی ہے اس کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح بڑھاتا ہے جیسے چھوٹا سا بچھڑا تمہیں ملے اور تم اس کی پرورش کرو، اسے بڑھالو۔ مگر وہ تو ایک حد تک ہی بڑھ سکتا ہے۔ ایک مضبوط توانا بیل بن جائے گا اس سے زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ مگر جب اللہ پرورش پر آتا ہے تو فرمایا کہ یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا یقبل الله صدقة من غلول..........) یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کی نسبت کے لئے کیسی پیاری حدیث ہے۔ انسانی عطا کے مقابل پر اللہ کی عطا کو دیکھنا ہو تو یہ مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور اس پہلو سے سب چندہ دہندگان کو جو بڑھے ہیں خواہ انہوں نے چند روپے ہی وقف جدید میں پیش کئے ہیں بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ان کے اموال میں بھی برکت ڈالے گا اور روحانی جزائیں تو لامتناہی برکتیں ہیں۔

ایک حدیث قدسی ہے، صحیح مسلم سے لی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو دل کھول کر خرچ کر۔ حدیث قدسی سے مراد وہ کلام ہے جو رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست سنایا اور قرآن کریم کے علاوہ بھی مسلسل آپ پر وحی ہوا کرتی تھی۔ وحیٔ قرآن الگ چیز ہے اور وحی کا مسلسل جاری رہنا ایک الگ مضمون ہے۔ تو ایسی وحی جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

First Prize 100,000 rp, Second Prize 50,000 rp, Third Prize 25,000 rp

For further details write to:

The Manager 75, Merton Road .London SW18 5EF. U.K.

آلہ وسلم اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ تو حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو دل کھول کر خرچ کر جس کے نتیجے میں اللہ بھی تجھ پر خرچ کرے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ) اب وہ کتنا خرچ کرے گا، نسبت کی بات ہے۔ آدم جتنا بھی چاہے دل کھول کر خرچ کرے اللہ کو ہرا نہیں سکتا اس لئے جب وہ دل کھول کے خرچ کرے گا تو اسی محاورے کے لحاظ سے اللہ بھی پھر دل کھول کر خرچ کرے گا اور مجبور تو بہر حال بڑھے گی۔ اگر دل کھول کر دیا ہے تو وہ اندازہ کریں کہ کیا کچھ بڑھ جائے گا۔ اور ہمارا تجربہ ہے کہ یہ بڑھنا صرف آخرت سے مقدر نہیں ہے اس دنیا میں بھی بڑھتا ہے کیونکہ اِس دنیا میں بڑھنے کے نتیجے میں مومنوں کا آخرت پر ایمان بڑھتا ہے۔ ان کو کامل یقین ہوتا ہے کہ جس نے دنیا میں وعدہ پورا کر دیا ہے وہ آخرت میں کیوں وعدہ نہیں پورا کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: **"جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلے کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے"**۔ یہ نصیحت کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں:

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے"۔ اور جیسا کہ یہ بات اُس وقت جماعت احمدیہ پر سب سے زیادہ اطلاق پاتی تھی آج بھی اسی طرح یہ مضمون جماعت احمدیہ پر اطلاق پاتا ہے کہ محض اللہ کی خاطر خرچ کرنے والی اور جماعت ہے کونسی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: **"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا"**۔

اب بظاہر لگتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے وقت ساتھ وقت اٹھ جائے گا، یہ مراد نہیں ہے۔ یہ تسلسل جاری ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ اٹھ گیا پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا، اس کو اٹھنے دینا ہی نہیں۔ اپنی جانوں کے ساتھ، اپنی دلی تمناؤں کے ساتھ، اپنی دعاؤں کے ساتھ اس طرح لٹک جائیں اس کے ساتھ کہ یہ وقت آپ سے کبھی بھی نہ اٹھے اور جب آپ سے نہیں اٹھے گا تو دنیا سے اس وقت کی برکتیں بھی پھر کبھی نہیں اٹھیں گی۔

چنانچہ فرماتے ہیں: "چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگادے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلے میں داخل ہوئے ہیں"۔ (کشتی نوح)۔

یہ آغاز کی باتیں تھیں جب زکوٰۃ کے متعلق لوگوں کو پتہ نہیں تھا کہاں خرچ کریں۔ زکوٰۃ خرچ کرنا دراصل بیت المال ہی کا کام ہوتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے سب سے اول زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے جو قرآنی حکم ہے اور یہ مضمون سمجھا رہے ہیں کہ زکوٰۃ کا خرچ کرنا مرکز کا کام ہوا کرتا ہے۔ اپنی جگہ زکوٰتیں ادا نہ کرتے پھرو، بیت المال کو زکوٰۃ بھیجو اور اس کے بعد دوسرے جتنے بھی چندے ہیں صدقہ، خیرات، چندہ عام، چندہ خاص، وقف جدید وغیرہ ان سب میں روپیہ بچانے کی کوشش کرو۔ یعنی اپنے فضول خرچوں میں کمی کر دو تاکہ جتنا بھی فضول خرچوں سے بچت ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ اس میں سے پوری کر دے۔

یہ جو فضول خرچی ہے اس کے متعلق میں ضمناً یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ رمضان کا مہینہ ہے، غریبوں کو کھانا کھلانے کے دن ہیں۔ کھانے میں بھی انسان بہت سی فضول خرچیاں کرتا ہے اور سب سے زیادہ فضول خرچی وہ نہیں کہ اچھا کھانا کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اچھے کھانے اپنے بندوں ہی کی خاطر پیدا کئے ہیں۔ فضول خرچی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اچھا کھانا ہو یا برا کھانا ہو، بچا ہوا چھوڑ دے اور وہ ڈسٹ بن (Dust Bin) میں چلا جائے۔ خصوصاً امریکہ اور انگلستان اور مغربی ممالک میں جتنے بھی امیر ممالک ہیں ان میں یہ عادت ہے۔ اور ان کے بچوں میں بھی یہ عادت ہے۔ میرا تو گھر میں ہر وقت یہ کام رہتا ہے کہ سمیٹتا رہتا ہوں ان کی پلیٹیں اور بچا ہوا خود کھا جاؤں تاکہ ڈسٹ بن میں نہ پھینکنا پڑے۔ لیکن آج کل ڈائننگ پر بھی ہوں آخر کہاں تک کھا سکتا ہوں۔ پھر میں کچھ فریزر میں بچا لیتا ہوں۔ سارا بچا ہوا سمیٹ کر جہاں تک میری نظر پڑتی ہے اس کو فریزر میں بچاتا رہتا ہوں تاکہ یہ کھالوں اور اس طرح فضول خرچی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فضول خرچی نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے یہ بھی فضول خرچی ہے جو یاد رکھیں انگلستان کے بچوں کو بہت بیہودہ عادت ہے اس فضول خرچی کی۔ کھاتے ہیں جو پسند آیا، باقی چھوڑ کے پھینک دیا۔ جہاں تک پلیٹ میں کھانا ڈالنے کا تعلق ہے بچوں کو یہ نصیحت کرنی چاہئے اتنا ہی ڈالیں جتنا وہ ختم کر سکتے ہوں اور اس سے زیادہ نہ ڈالیں اور اگر زیادہ ڈال لیں تو پھر کھانا ہی پڑے گا، ختم کرنا ہوگا اس کو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ سنت تھی جتنا پلیٹ میں ڈالتے تھے اس پلیٹ کو خالی کر دیا کرتے تھے اور اسی کی نصیحت فرماتے تھے۔ تو اپنے سامنے کھانے کے برتنوں میں، پلیٹوں میں، اتنا ہی ڈالیں جو ضرورت ہے اور پھر ضائع نہ کریں۔ ضیاع کو اگر آپ ختم کر دیں اور یہ نیا نظام انگلستان میں لوگوں کو سکھا دیں تو انگلستان میں جو فضول خرچی ہوتی ہے، وہ جو بچت ہوگی اس سے بہت سے غریب ممالک کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ یہ نہیں آپ لوگ سوچ سکتے۔ اور انگلستان میں جو گندے پانی کی مصیبت ہے یہ بھی اسی فضول خرچی کی عادت کی وجہ سے ہے۔ اب میں اپنے گھر کی بات بتا رہا ہوں، غسل خانے کی بات مگر اتنی بتاؤں گا جو آپ کی بھلائی کے لئے بتانی ضروری ہے۔ میں کبھی بھی شاور (Shower) کھول کر غافل نہیں ہوتا کہ چلتی رہے اب بے شک اور پھر نہاؤں اور جب تک میں فارغ نہ ہو جاؤں شاور کھلی رہے۔ ہر دفعہ جب شاور کو بدن پر استعمال کرتا ہوں ضرور بند کرتا ہوں پھر، اور بند کرنے کے بعد بدن کو تیار کیا نہانے کے لئے جو بھی ضرورتیں ہیں وہ پوری کیں پھر شاور کے سامنے آگئے۔ اور اگر گرم پانی میں خرابی کے خطرے کے پیش نظر شاور کھلی رکھی جائے تو شاور سے پہلے پہلے میں ساری تیاری کر لیتا ہوں تاکہ جب شاور شروع ہو جائے تو پھر مسلسل اس کا جائز اور صحیح استعمال ہو۔ جتنا پانی میں بچاتا ہوں انگلستان کا اگر سارے انگلستان والے بچانا شروع کر دیں تو پانی کی مصیبت ہی حل ہو جائے۔

اب یہ جو گندہ پانی پلاتے ہیں آپ کو، وہ بدرروؤں سے نکال نکال کر صفا کرتے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا اس میں دوائیاں ڈالتے ہیں، اللہ ہی رحم کرے۔ میں نے تو جب سے اس نظام کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں یہ پانی پینا ہی چھوڑ دیا ہے۔ وہ بوتلیں ہمارے گھر میں استعمال ہوتی ہیں خرچ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر یہ تو پتہ ہے جو اللہ نے پاک رزق دیا تھا وہی ہے یہ، انسان کا گند ملا ہوا رزق نہیں ہے۔ تو آسان ترکیب ہے۔ اس کو اپنے گردوپیش میں عام کریں یہ بھی تو صدقہ ہے رمضان کا۔ رمضان کے صدقے میں اس کو داخل کریں۔ **سارے امیر ممالک میں احمدی یہ جھنڈا اٹھالیں کہ ویسٹ (Waste) نہ کرو،** ویسٹ (Waste) نہ کرو، اور یہ ویسٹ (Waste) جو ہے، ضیاع، یہ امریکہ میں اتنا زیادہ ہے کہ تمام دنیا کے غریب ممالک امریکہ کا ضیاع بچانے کے نتیجے میں پل سکتے ہیں۔

خوراک کی کمی انسان کا بنایا ہوا مسئلہ ہے، اللہ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ انسان کی خساستیں ایک طرف اور اس کی فضول خرچیاں دوسری طرف۔ ان دونوں کے درمیان یہ خوراک کے مسائل ہیں۔ جہاں دل کھول کر خوراک غریبوں کو دینی چاہئے وہاں ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جہاں اپنے اوپر بچت سے خرچ کرنی چاہئے وہاں ہاتھ کھول دیتے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان میں بنی نوع انسان مارے جا رہے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کے بھوک کے ان مصیبتوں کا شکار ہیں۔ **تو ہمیں ہر رمضان میں ایک مہم چلانی چاہئے جو نیکی اور خیرات کو عام کرنے کی مہم ہو۔** اس رمضان مبارک میں یہ مہم بھی چلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا فیض پہنچائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہی وقت خدمت گزاری کا وقت ہے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ **خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس کی راہ میں خرچ کرے گا"**۔ (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۵)

اب بخل کی جہاں تک بات ہے غریبوں پر یا دوسروں پر بخل کرنا خواہ نیک لفظوں کے ذریعے نصیحت کا بخل ہو یا خرچ کرنے کا بخل ہو، بخل کی بہت سی مختلف شکلیں ہیں ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے"۔ اب دیکھیں یہ بات عجیب سی ہے بظاہر۔ فرمایا بخل اور ایمان اکٹھا نہیں ہو سکتا ایک دل میں اور ایک آدمی کے پاس تھوڑا سا مال ہے وہ بخل کرے گا نا اس کے نتیجے میں۔ فرمایا جو صندوق میں بند ہے تمہارا مال وہ تو بہت تھوڑا ہے مگر تم بخل کیوں کرتے ہو کہ اللہ کے خزائن تمہارے خزائن ہیں۔ اللہ کے خزائن ختم نہیں ہو سکتے اور جب تم یہ یقین رکھتے ہوئے خرچ کرو گے کہ اللہ کے خزائن ختم نہیں ہو سکتے تو اللہ تمہارے خزائن کو ختم نہیں ہونے دے گا۔ یہ بہت عارفانہ کلام ہے اس کو غور سے سمجھیں تو زندگیاں سنور سکتی ہیں۔ "اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے اور یقین سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے **بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے**"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۹۸)۔ تو ان امور کے تمام

SATELLITE WAREHOUSE

MTV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

پہلوؤں کو پیش نظر رکھیں۔

اب یہ حصہ میں چھوڑ رہا ہوں یہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ ضرورتیں کیوں پڑتی ہیں الٰہی جماعتوں کو، انبیاء کو جن کے سپرد سب سے زیادہ کام ہو ان کو سب سے زیادہ ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ یہ بہت گہرا اور لمبا تفصیلی مضمون ہے۔ ضرورتیں تو پیش آتی ہیں، غریب بھی ہوتے ہیں مگر ان کی ضرورتیں پوری کرنے والا ہر وقت ان کی ضرورتیں پوری کرتا چلا جاتا ہے۔ اور چندوں کے ذریعہ جو بظاہر ابتلاء ہے غریبوں کے لئے بھی اور امیروں کے لئے بھی ان کے اموال میں بھی برکت ڈالتا ہے اور جماعت کے اموال میں بھی برکت ڈالتا ہے۔ اور جب اللہ کی راہ میں وہ بظاہر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو اس سے پھر جماعت کے اخراجات میں بھی بہت برکت پڑتی ہے۔ یہ لمبا، تفصیلی، ایک دوسرے سے متعلق مضمون ہے جو کئی جگہ میں ظاہر کر چکا ہوں اس لئے میں اس کو اب یہاں نہیں کھولتا کیونکہ آگے ایک بہت ہی ضروری بات بھی کرنے والی ہے۔ جواب اس سال نو کی ایک عظیم خوشخبری کے طور پر میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کئی سال متواتر ہوتا رہا اور ہر سال ایک نئی شان سے پورا ہوا ہے اور آج کی جو صدی گزر گئی ہے اس کو ان سالوں کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ سو سال پہلے جو ۱۸۹۷ء میں الہام ہوا تھا ۱۹۹۷ء میں اس نے جماعت کی تبلیغ کو پھیلانے کے نئے انتظام کر دئے۔ ۱۸۹۸ء میں جو الہام ہوا تھا اس نے بھی نئے سامان پیدا کئے ہیں اور انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے ان کو دیکھ کر کہ ہماری طاقت، ہمارے اختیار میں تھا ہی نہیں کہ وہ سامان پیدا کر سکتے۔ الہام کی طرف ذہن کا منتقل ہونا لازم ہے۔ انسان کو سوچنا چاہئے کہ یہ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو خدا نے وعدے کئے تھے ان کو پورا کرنے کے لئے جو سامان آج مہیا ہو رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہی وعدوں کے ایفاء کا ایک اظہار ہے جس کو پیش نظر رکھ کر ہمیں ممنون احسان ہونا چاہئے۔**

اب دیکھیں جہاں تک سیٹلائٹس کے ذریعے دنیا کو تبلیغ اسلام، تبلیغ احمدیت پہنچانے کا تعلق ہے یہ سلسلہ پھیلتا جا رہا تھا۔ اس سال کیا واقعہ ہوا ہے یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اسی سال بڑی شدت سے یہ الہام ہوا تھا۔ لکھا ہے حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمٰن کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ (الحکم جلد ۲۔ اگست ۱۸۹۸ء)۔ اب جلسہ سالانہ کے بعد جو ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ سامنے آیا تھا یہ تھا کہ اگرچہ ہم مجبوراً انٹرنیٹ وغیرہ کو استعمال کر کے کسی حد تک دنیا بھر کی جماعتوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں مگر عملاً جاپان، انڈونیشیا کے بہت سے حصے، ملائشیا اور فجی آئی لینڈ اور نیوزی لینڈ یہ سارے ایم ٹی اے کی نشریات سے براہ راست استفادہ نہیں کر سکتے۔ اب یہ پریشانی تھی جس کے متعلق مختلف جائزے لینے شروع کئے۔

تو عجیب بات ہے کہ اگست ہی میں مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوتا ہے اور اگست ہی میں ہم نے

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Pleasecontact

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

یہ کام شروع کر دیا جو بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ اب جو صورت حال نئی ابھری ہے یہ سال ختم ہونے سے پہلے ایسی کمپنیوں سے قطعی معاہدہ ہو چکا ہے، دو طرفہ دستخط ہو گئے ہیں، جتنے روپے کی ضرورت تھی وہ اللہ نے ویسے ہی مہیا کر دئے اس میں کوئی کمی نہیں۔ اور یہ معاہدہ ہوا ہے ایک کمپنی کے ساتھ کہ جو نیا سیٹلائٹ وہ فروری میں شروع کریں گے، انہوں نے کہا تو نہیں مگر کہنے کی طرز یہ تھی کہ اس سیٹلائٹ کی کامیابی کی دعا تم کرواور وعدہ ہم پورا کریں گے۔ اس میں انہوں نے ایک پوری چینل ہمارے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور اس **چینل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جاپان، انڈونیشیا، ملائشیا اور جو South Pacific کے جزائر، North Pacific کے جزائر اتنا بڑا دائرہ ہے اس کا کہ سارے استفادہ کر سکیں گے اور براہ راست ایم ٹی اے کے پروگرام ان کو میسر آ جائیں گے** جس کے لئے وہ اب تک ترس رہے تھے۔ تو **نئے سال کی اس خوشخبری میں اس کو بھی بہت اہمیت ہے** ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کرے کہ یہ خوشخبریاں اللہ نے پہلے سے ہمارے لئے مقدر کر رکھی تھیں جن کو اب ظاہر فرما رہا ہے۔

اب ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ ایم ٹی اے کا آغاز جو باقاعدہ ٹیلی ویژن کے ذریعے آغاز ہوا ہے، یہ جاری ہوا ہے ایم ٹی اے کا نظام، یہ سات جنوری ۱۹۹۴ء کو ہوا تھا۔ اس طرح MTA کے آغاز کو اس سال سات جنوری کو پانچ سال پورے ہو چکے ہونگے تو پانچ سال کا سنگ میل بھی ایک اہمیت رکھتا ہے۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

اب جہاں تک اگلے سال اور آئندہ صدیوں کی خوشخبریوں کا تعلق ہے اس کے متعلق اب میں ۱۸۹۹ء کا ایک الہام آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ **۹۹ء کا سال جو اب طلوع ہوا ہے یہ بہت زیادہ برکتوں کا سال ہے اس کی کچھ برکتیں وہ ہیں جو ۹۸ء کے الہامات کے نتیجے میں اس سال کو حاصل ہوئی ہیں۔ اس سال نے ۹۸ء کا ورثہ پایا اور اب ۹۹ء میں یہ برکتیں پھیلیں گی۔** اور ۹۹ء میں جو خوشخبریاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں، صرف یہ ذکر نہیں ہے کہ تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، وہ تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ وہ دیکھ کر تو دل بلیّوں اچھلتا ہے کہ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے کس طرح نئی صدی میں داخل ہونے کے انتظام جماعت کے لئے کر رکھے ہیں اور پہلے ہی سے کیا فیصلے کئے ہوئے تھے۔

الہامات کی اب شوکت دیکھئے۔ الہام ۱۸۹۹ء "مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا"۔ مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا باقی سارے زوال میں چلے جائیں۔ جماعت احمدیہ سے جو اس مبشر نے وعدے کئے تھے جس کو خدا نے وعدے دئے، مسیح موعود علیہ السلام، یہ وہ ذکر ہے۔ فرمایا مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا۔ یہ ناممکن ہے۔ اور اب کیا وقت ہے؟ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ حاشیہ میں فرمایا "ہمارا نام حَکَمِ عام بھی ہے"۔ حَکَمِ عام یعنی عام حَکَم بنایا گیا ہے، خدا تعالیٰ نے عام حَکَم بنا دیا ہے مسیح موعود علیہ السلام کو۔ حَکَم عَدَل جو پیشگوئیوں میں نام آیا تھا تو فرمایا حَکَمِ عام ایک نام ہے ہمارا اور انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہی ہوتا ہے۔ تو اس لئے جو الہام کے لفظ ہیں گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے، یہ اسی حَکَمِ عام کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اسی وقت کی تعبیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی سمجھا تھا کہ اب میری پیشگوئیاں جو جلال والی پیشگوئیاں ہیں، جمال کی ایک نئی شان ابھرنے والی ہے ان کا وقت آ گیا ہے یہ ۱۸۹۹ء کی پیشگوئی تھی اب ۱۹۹۹ء ہے اور وہ وقت آ گیا ہے۔

آپ حیران ہونگے یہ موازنہ کر کے کہ **سو سال پہلے جس سال مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی الہام ہوا بعینہ اُسی سال خدا تعالیٰ نے اِس صدی میں ہمارے سامنے اُس کے پورا ہونے کے عظیم الشان ذرائع مہیا فرما دئے اور عظیم الشان طریق پر اُسے پورا کر دیا** ۔ اب یہ کیا ہونے والا ہے اس کے متعلق میں ابھی تفصیل سے آپ کو نہیں بتا سکتا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے لیکن اب وقت کھلے گا اور آپ کو بتا تا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو ۹۹ء کے الہامات ہیں وہ انشاء اللہ اس سال جلسہ سالانہ پر آپ کے سامنے پورے رکھوں گا۔ کیا ہونے والا ہے، کی بہت سی تفصیل ہے ان الہامات پر غور کرنے سے معلوم ہو جائے گی اور جس طرح پہلے الہام لفظاً لفظاً پورے ہوتے رہے ہیں۔ انشاء اللہ ۱۸۹۹ء کے الہامات بھی لفظاً لفظاً پورے ہوں گے۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس الہام کی طرف توجہ اچانک کس طرح ہوئی حالانکہ یہ میرا طریق ہے کہ ہر سال کے الہامات اُس سال کے آخر پر بیان کیا کرتا ہوں۔ ۹۸ء کے الہامات کی بات تھی ۹۹ء کا کیسے ذکر شروع ہو گیا۔ اس کی طرف بھی توجہ پھیرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اپنے بندے کو ذریعہ بنا دیا۔ اور وہ مسعود احمد دہلوی صاحب ہیں۔ مسعود دہلوی صاحب کو یہ سارا لکھنے کا موقعہ اس لئے پیش آیا کہ انہوں نے ۱۹۹۳ء میں ایک رؤیا دیکھی تھی جب MTA کا آغاز ہوا تھا اور نشریات پھیلنی شروع ہوئی تھیں۔ وہ کہتے ہیں اس وقت میں نے رؤیا دیکھی تھی اور مجھے وہم بھی نہیں تھا کہ اس تفصیل سے پوری ہو گی لیکن یہ الہام میری نظر سے گزرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو فوراً دل نے یہ تعلق جوڑ لیا اور اب میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ رؤیا کیا تھی۔ وہ رؤیا بہت مبشر ہے لیکن اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ الہام یعنی رؤیا کے

ذریعے احمدیوں کے دل پر بھی نازل ہو رہا ہے اور ان کو تیار کیا جا رہا ہے کہ ان خوشخبریوں کے پورا ہونے کے دن آگئے ہیں۔

میں اب ان کی تحریر آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں۔ "مئی ۱۹۹۳ء میں دیکھا کہ مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے طلب فرمایا ہے"۔ اب لفظ مسعود جو آپ کا نام ہے اس میں بھی مبارک خوشخبری ہے۔ یعنی صرف مسعود دہلوی صاحب کو کیوں طلب کیا گیا اور بھی بڑے مخلص بندے موجود تھے۔ لیکن یہ بھی بہت مخلص ہیں اس میں بھی سند ہو گئی لیکن نام مسعود میں ایک حکمت ہے کہ دَورِ سعید آنے والا ہے ، ایک ایسا دور آنے والا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے مسعود دَور قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں : "طلب فرمایا۔ میں خوشی خوشی ایک بہت کشادہ سڑک پر جا رہا ہوں"۔ اب کشادہ سڑک بھی نمایاں طور پر ذہن نشین ہوئی ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے سڑکیں کشادہ کر دی ہیں۔ یہ ضمناً بات کرتے ہیں مگر خواب میں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے سڑکیں کشادہ کر دی ہیں یہ ضمناً بات کرتے ہیں مگر خواب میں جو باتیں ذہن میں نقش ہو جائیں وہ اہمیت رکھتی ہیں۔ ۱۹۹۳ء کی خواب میں ایک سڑک کی کشادگی ان کے ذہن پر نقش رہی ہے۔ "پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت عظیم الشان عمارت کے وسیع کمرے میں داخل ہوتا ہوں"۔ یہ عمارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے اور بہت عظیم الشان ہو چکی ہے اور ہوتی چلی جائے گی وہاں۔ "اس میں ایک بہت بڑی اور نہایت شاندار میز کے ساتھ ایک بہت شاہانہ کرسی پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سربراہ مملکت کی حیثیت سے رونق افروز ہیں"۔ اب وہ گورنر جنرل کی پیشگوئی کو یاد رکھیں۔ یہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے ان دونوں باتوں کا آپس میں ایک تعلق واضح اور ٹھوس طور پر قائم ہو جاتا ہے۔ "میز پر حضور کے دائیں بائیں فائلیں اور کاغذات" دستخط کر رہے ہیں یہاں فیصلہ ہو رہا ہے، اس پر فیصلہ ہو رہا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں جو مسعود دہلوی صاحب نے دیکھا تھا آج کل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی غلامی میں میں بالکل یہی کرتا ہوں۔ میز میری فائلوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور ملاقاتیوں کے آنے سے پہلے کافی سمیٹنی پڑتی ہیں اِدھر اُدھر اور جب کوئی نہ ہو تو انبار لگے ہوتے ہیں فائلوں کے۔ کبھی دائیں طرف کے فیصلے ہو رہے ہیں کبھی بائیں طرف کے فیصلے ہو رہے ہیں۔ کبھی شمال کے، کبھی جنوب کے اور عموماً میں بعض فائلیں ایک طرف رکھتا جاتا ہوں بعض فائلیں دوسری طرف رکھتا جاتا ہوں۔ جو نسبتاً عام ہیں وہ ایک طرف اور جن کو خصوصیت سے دوبارہ دیکھنا ہے وہ میں الگ رکھتا ہوں تو اسی طرح کا ایک نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسعود دہلوی صاحب کو دکھایا گیا۔ "میں کمال درجہ ادب و احترام سے السلام علیکم عرض کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام وعلیکم السلام فرمانے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ رکھے ہوئے کاغذات میں سے ایک فل سکیپ کاغذ اٹھاتے ہیں"۔ یہ لفظ فُل سکیپ اصل میں Fool's Cap ہے۔ اس سے بنا ہوا ہے۔ پرانے زمانے میں پاگلوں کی یہاں جو ہوتے ہیں مسخرے، بچے ان کے لئے ایک مسخری سی کیپ بنایا کرتے تھے کاغذ کی۔ وہ جتنے کاغذ میں بنتی تھی انہوں نے اسی کو فل سکیپ کہہ دیا ہے اور اب وہ سائز رائج ہی ہو گیا دنیا میں۔ تو وہ کاغذ جو اس سائز کا ہو جس کی یہ ٹوپیاں بنایا کرتے تھے اس کو آج کل فولز کیپ نہیں کہتے بلکہ فُل سکیپ کہہ دیتے ہیں تو یہ ایک فل سکیپ کاغذ ہے جس پر آپ لکھ رہے ہیں۔ ایک "کاغذ اٹھاتے ہیں اور اسے کسی قدر بلند آواز سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو تمام تر بشارتوں پر مشتمل ہے"۔ اب پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ یاد رکھیں اور مسعود دہلوی صاحب کو کیا دکھایا گیا تھا جو اتنے کاغذات ہیں ان کا ذکر تو چھوڑیں ایک کاغذ اٹھاتے ہیں جس پر بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو اب پوری ہونے والی ہیں۔ "حضور پھر مجھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ سلام عرض کرنے کے بعد الٹے قدموں دروازے تک واپس آتا ہوں اور اس بارے میں خاص احتیاط کرتا ہوں کہ میری پیٹھ حضورؑ کی طرف نہ ہو" (علیہ السلام) "کمرہ سے باہر آکر میں خوشی سے جھوم رہا ہوں کہ مجھے حضور علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور حضور کی زبان مبارک سے بشارتیں سننے کی بھی سعادت میرے حصے میں آئی۔ آنکھ کھلنے پر مجھے وہ بشارتیں یاد نہ رہیں"۔ وہ تو یاد رہ بھی نہیں سکتی تھیں۔ بے شمار بشارتیں ہیں جو پوری ہونے والی ہیں جب وقت آئے گا تو نظر آجائے گا۔

یہ لکھتے ہیں : "آنکھ کھلنے پر وہ بشارتیں یاد نہ رہیں۔ خدا نے چاہا تو ۱۹۹۸ء کے عربی الہام لَنَنْسِفَنَّ نَسْفاً کو پورا ہوتا دیکھیں گے"۔ یہ انہوں نے اپنی طرف سے ایک توجیہہ پیش کی ہے اس کا رؤیا کے ساتھ اس طرح تعلق نہیں۔ تو کہتے ہیں کس طرح اللہ دشمنوں کی خاک اڑا دے گا اور جماعت کو غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے گا۔ اس مضمون کو ہم انشاء اللہ ۱۹۹۹ء میں دیکھیں گے۔ اور مجھے کامل یقین ہے، ایک ذرہ بھی اس بارے میں تردّد نہیں کہ دیکھیں گے اور ضرور دیکھیں گے۔ **اللہ جب فیصلہ کرے گا کہ جماعت کو خوشخبریاں ملیں تو کوئی دنیا کا ہاتھ نہیں جو ان خوشخبریوں کو روک سکے۔**

اس کے بعد پھر ایک دفعہ مبارکباد آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ **آپ کو اب پوری طرح علم ہو گیا ہے کہ نیا سال بہت خوشخبریوں والا چڑھا ہے۔** رمضان میں یکم جنوری کا آنا ویسے ہی مبارک ہے۔ اور یہ بھی عجیب شان ہے اللہ کی کہ اس سال ۹۹ء میں جو رمضان ہوگا آخر پہ وہ آخری رمضان ہے جس میں یکم جنوری ہو گی۔ اب یہ دیکھنے میں چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں مگر بہت گہری ہیں، بہت گہرا تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ تو یہ رمضان ۹۹ء تک جب بھی آئے گا ہمارے لئے خوشخبریاں لے کے آئے گا۔ اللہ ایسا ہی کرے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کے متعلق روایت ملتی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی دی تو میں اہل عراق کی بیواؤں کو ایسی حالت میں چھوڑوں گا کہ انہیں میرے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں رہے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کی جس عراق کے متعلق یہ خواہش تھی آج وہی عراق ایک عمرؓ کو ترس رہا ہے۔ حضور نے عراق کے مظلوم بچوں، یتیموں، بیواؤں اور ان سب کے لئے جو بہت مصیبت میں زندگی بسر کر رہے ہیں خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی کیونکہ ان پر بہت سخت اور ظالم لوگ مسلط ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس ملک میں بیواؤں اور مساکین کا خیال نہ رکھا جائے اس ملک کا وہی حال ہوتا ہے جو سعدیؒ نے کہا کہ وہ چراغ جو ایک بیوہ عورت نے جلایا تُو نے دیکھا ہو گا کہ اس سے پورا شہر جل گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ چراغ دراصل اس بیوہ کے دل کے دکھوں کا چراغ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو شہروں کی باتیں نہیں، ملکوں کی باتیں ہیں۔ ایسے ملک جن میں بیواؤں، یتیموں، مسکینوں اور غریبوں کی آہیں بلند ہو رہی ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں اُن سے سارا ملک اگر جل نہ جائے تو اور کیا ہو۔ سارے ملک کو اُن کی آہیں جلا رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس بات کو سمجھنے کے لئے اہل دل ہونا ہی کافی نہیں اہل بصیرت بھی ہونا ضروری ہے جو ان کے لئے تدبیریں کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یتیم کا لفظ ایک وسیع الاثر لفظ ہے۔ یتیمی ایک اندرونی کمزوری کا نام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ عورتیں ہی نہیں بلکہ مرد بھی مظلوم ہوتے ہیں۔ جس بیچاری عورت کا مرد قوّام نہ ہو وہ اپنے اندرونی غصّے نکالتی ہے۔ ایسی عورتوں کو چاہئے کہ ہوش کریں اور ایسے لوگوں کی عزت کو قائم کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نظام جماعت کو بیواؤں کی شادی کی طرف توجہ دینی چاہئے ورنہ بعض دفعہ شفقت کے ہاتھ کی بجائے ظالم کا ہاتھ اس پر چلا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بیواؤں کے نکاح کے متعلق جو حل بیان فرمایا ہے اور آنحضرتؐ نے اس پر بہت زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ بیواؤں کے نکاح کرایا کرو۔ حضور نے فرمایا لیکن اس راہ میں ہمارے ملک کا معاشرہ حائل ہوا ہے۔ بدقسمتی سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر عورت خاوند کے نام پر بیٹھی رہے تو یہ عزت کی بات ہے حالانکہ یہ ظلم ہے۔ ہندوؤں میں ستی کی رسم اسی وجہ سے جاری ہوئی ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس سے نصیحت پکڑیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض ایسی عورتیں ہیں جن کی شادی کی عمر بھی گزر چکی ہوتی ہے اور برے خیالات بھی دل میں پیدا نہیں ہوتے وہ مستثنیٰ ہیں اور بعض ایسی پاکدامن عورتیں بھی مستثنیٰ ہیں جو چھوٹی عمر میں بیوہ ہو جاتی ہیں مگر ان کا دل کلیۃً پاک ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ قومی اخلاق کی درستی کے لئے بیوائیں قوم میں نہ رہنے دی جائیں بلکہ ان کی شادی کر دی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا جنہوں نے قادیان میں ذاتی کوشش، توجہ اور محنت سے یتیموں کی نگہداشت کا کام شروع کیا۔ حضور نے فرمایا کہ آج اسی بنیاد پر بڑی بڑی عمارتیں دنیا بھر میں قائم ہو چکی ہیں۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ عاشق تھے اس بات کے کہ یتامیٰ کی خدمت کریں۔ آپ نے یکم مئی ۱۹۲۶ء کو اپنی ذاتی کوشش سے دارالشیوخ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرا باغ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس زمانے میں نیکی خلوص اور تقویٰ نے جو بنیادیں ڈالی تھیں وہی ہیں جو ساری دنیا میں پھل دے رہے ہیں اور اب وہ عالمی باغ بن گئے ہیں۔ جو پودے وہاں لگے تھے ان کی شاخیں، ان کی جڑیں بھی پھیلی ہیں۔ وہ سارے احمدی جو اس وقت غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی خدمت میں اللہ کی خاطر لگے رہتے تھے ان کی کوششوں کو دیکھیں خدا نے کس طرح پھل لگایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج ہر نیکی کی بنا جماعت احمدیہ ہے۔ ہر نیکی کا استحکام جماعت احمدیہ سے وابستہ ہو چکا ہے۔ دعائیں کریں اور دعاؤں میں بھی آنکھوں کا پانی برسے کہ خدمت خلق کے باغات میں اللہ ہماری توفیق بڑھائے۔ خدا کے بندوں سے پیار کرنا سیکھو چاہے دل میں یہ نیت ہو کہ اللہ مجھ سے پیار کرے۔

بقیہ: مختصرات از صفحہ نمبر ۲

دل، دماغ اور آنکھوں کے لئے خطرناک ہے۔ ☆...... کیا عورتوں کی چھٹی حس ہوتی ہے؟ حضور نے فرمایا عورتوں ہی کی نہیں مردوں کی بھی ہوتی ہے۔ ☆...... میں جس کالج میں پڑھتا ہوں وہاں نماز کے لئے ایک کمرہ مخصوص ہے۔ وہاں کسی نے ایک پوسٹر لگا دیا جس میں فلسطینی کی تصویر کلاشنکوف تانے ہوئے دکھائی گئی تھی۔ اور Anti-Ahmadiyya لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ ہم احمدی طالبعلموں کو کیا کرنا چاہئے؟۔ حضور انور نے فرمایا کالج کی اتھارٹیز کو رپورٹ کریں کہ یا تو کمرہ بند کر دیں یا پھر ڈسپلن اور ضبط کو قائم کریں۔

مندرجہ ذیل سوالات بھی کئے گئے جن کے جوابات حضور نے ارشاد فرمائے :

☆......افریقہ میں موسم بدل رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ☆...... جب کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہو اور بچہ روئے تو کیا ماں کو نماز توڑ دینی چاہئے؟ ☆...... بچے کی پیدائش کے بعد Depression کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

(مرتبہ: امتہ المجید چوہدری)

بقیہ: جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن از صفحہ ۴

لکھی ہے کہ مجھ پر سے یہ الزام دور ہو جائے کہ میں نے بیعت میں عجلت کی۔..........

تفسیر کبیر میں ایک جگہ میں نے پڑھا تھا کہ خلیفہ جو مصلح موعود ہوگا وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہوگا۔ میں نے حضور سے درخواست کی کہ وہ میری رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور خلیفہ صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہائی کے سامان کرے۔ اسکے چند دنوں بعد میں رہا ہو گیا۔ خلیفہ موعود کی نسبت یہ پیش گوئی کہ وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہوگا میں اس کا زندہ ثبوت ہوں"۔ (الفضل ۲۳ر جون ۱۹۶۲ء)

اسی طرح مفسر قرآن علامہ عبدالماجد دریابادی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر آپ کی خدمت قرآن پر ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا:

"قرآن اور علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوشش انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں۔ ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے"۔

(صدق جدید لکھنؤ ۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیر نگرانی انگریزی ترجمۃ القرآن بھی شائع ہوئے۔ ان میں حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کا ترجمہ اور حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ کا ترجمہ مع تفسیری نوٹس کے شائع ہوا۔ اس کے علاوہ حضور کی زیر نگرانی پانچ جلدوں میں انگریزی تفسیر مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ ان انگریزی تفاسیر و تراجم پر بھی دنیا بھر میں بڑے عمدہ تبصرے شائع ہوئے جیسا کہ ایک عربی اخبار نے لکھا:

اپنی دینی مصروفیات میں بے حد مشغول و منہمک ہونے کے باوجود لوگ تحریک احمدیت اور اس کی نتیجہ خیز کوششوں اور ساتوں براعظموں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے جدوجہد اور قربانیوں کو استعجاب و پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ گزشتہ جنگ عالمگیر کے چند سالوں میں ان کا عظیم ترین و نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے امام جماعت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی راہنمائی اور آپ کی زیر ہدایت مختلف رائج الوقت کئی غیر ملکی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے ہیں۔ جیسے انگریزی، فرنچ، روسی، اطالوی اور سپانوی وغیرہ۔ انگریزی ترجمہ جو زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکا ہے دیکھ کر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ قرآن مجید کے جتنے بھی انگریزی تراجم اس سے قبل شائع ہو چکے ہیں یہ ان سب پر فوقیت لے گیا ہے۔ کیا بلحاظ طباعت کی خوبی اور دیدہ زیب ہونے کے اور کیا بلحاظ اپنی عمدگی اور ترتیب و بامحاورہ ترجمہ ہونے کے اور کیا بلحاظ لفظی ترجمہ کی صحت کے اور کیا بلحاظ اس کی تشریح و تفسیر کے جو جدید اسلوب و پیرایہ میں ایک مبسوط تفسیر ہے۔ جسے پڑھ کر نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعت علم دین کے رموز و حقائق اور اس کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور روحانیت سے متعلق جملہ علوم سے غیر معمولی طور پر بہرہ ور ہیں۔ اور دین کے بارہ میں بھرپور علم رکھتے ہیں.......... اس جدید تفسیر کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسلام پر اعتراضات کے جواب اصل اسلام کو مد نظر رکھ کر دیتے ہیں۔ وہ حقیقی اسلام جس میں تمام لوگ اپنے رب سے ملاقات کا طریق مستقیم پاتے ہیں بالخصوص ایسے وقت میں جب کہ سالکین کے سامنے بے شمار راستے رونما ہو چکے ہیں کہ جن کی وجہ سے وہ اصل راستہ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ جناب امام جماعت احمدیہ نے اپنی اس تفسیر میں دشمنان اسلام کا بخوبی رد کیا ہے۔ بالخصوص مستشرقین کے پیدا کردہ غلط خیالات اور ان کے اعتراضات کا جواب بے نظیر علمی رنگ میں دیا ہے"۔

(اخبار الاردن، عمان (شرق الاردن) ۲۱ر نومبر ۱۹۴۸ء)

اسی طرح عمان کے ایک اور رسالے "وکالۃ الانباء العربیۃ" نے بھی انگریزی ترجمہ قرآن پر شاندار الفاظ میں تبصرہ کیا۔ اور اسے تمام سابق ترجموں سے بہتر قرار دیا۔ وہ لکھتا ہے:

"ہمیں عمان میں مقیم جماعت احمدیہ کے اسلامی مبلغ رشید احمد صاحب چغتائی کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ موصول ہوا ہے۔ اس کے شروع میں کوئی تین سو صفحات پر مشتمل ایک دیباچہ ہے جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کی تالیف ہے اور جس میں قرآن مجید سے متعلق قیمتی مضامین کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی سیرت مقدسہ بھی شامل ہے۔ قرآن مجید کا یہ ترجمہ گزشتہ تمام انگریزی ترجموں سے ترجمہ کی عمدگی اور طباعت وغیرہ کی خوبیوں کی وجہ سے سبقت لے گیا ہے۔ اس میں کی گئی عمدہ تفسیر کا جدید علمی انداز بہت سی نئی معلومات اور حقائق و معارف دینِ حنیف پر آگاہی بخشتا ہے۔ دیباچہ میں نہایت عالمانہ رنگ میں معترضین اسلام بالخصوص مستشرقین کے اعتراضات باطلہ کا رد کیا گیا ہے"۔

مستشرقین نے قرآن کے ترجمہ اور تفاسیر کی آڑ میں اسلام پر بہت حملے کئے ہیں۔ خاص طور پر تعددِ ازدواج، اسلامی پردہ، اسلامی جنگیں، عورتوں کے حقوق جیسے مسائل کو لے کر دل کھول کر اسلام پر حملے کئے اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی لیکن انگریزی تفسیر نے ان تمام اعتراضات کا قلع قمع کر دیا۔ اس سلسلہ میں چند آراء درج ذیل ہیں:۔

ڈاکٹر چارلس ایس بریڈن، صدر شعبہ تاریخ وادب مذہبات نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی ایونسٹن امریکہ نے لکھا:

"........... بحیثیت مجموعی انگریزی زبان کے اسلامی لٹریچر میں یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے جس کے لئے دنیا جماعت احمدیہ کی ازحد ممنون ہے"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۷۴)

اسی طرح پروفیسر ایچ۔ اے۔ آرگب نے لکھا:

"........... یہ ترجمہ قرآن مجید کو انگریزی زبان میں جامہ پہنانے کی ہر سابقہ کوشش کے مقابل میں زیادہ قابل تحسین ہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۷۴)

اسی طرح رچرڈ بیل نے لکھا:

"زبان کے لحاظ سے اس کی انگریزی نقائص سے پاک ہے.......... یقیناً قرآنی تعلیمات کو جامعیت کے ساتھ پیش کرنے کا یہ انداز جدت کا حامل اور ہر طرح تحسین کے قابل ہے۔ اگر انجمن اقوام متحدہ اس میں بیان کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہو سکے تو یقیناً کسی حد تک وہ اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔ تفسیر جامع ہے اور بہت حد تک روحانی اقدار اور ان کی احسن تفہیم کی آئینہ دار ہے"

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۷۵)

دمشق کے مشہور عیسائی اخبار النصر نے اس ترجمہ کو بے نظیر قرار دیتے ہوئے لکھا:

"ہمیں قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ یہ ترجمہ مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ ترجمہ جاذب نظر اور بلند پایہ خیالات کا حامل ہے.......... مطالعہ کرنے والا ان تفاسیر جدیدہ میں مستشرقین اور یوروپین معاندین کے اعتراضات کے مفصل جواب پاتا ہے.......... یہ امر قابل ذکر ہے کہ امام جماعت احمدیہ ...... نے اس ترجمہ کے ساتھ حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرت بھی تحریر کی ہے اور یہ سیرت و ترجمہ بے نظیر ہیں"۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۷۵)

دمشق کے "الاخبار" نے لکھا:

"جماعت احمدیہ کا قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اپنی مثال آپ ہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۷۶)

اسی طرح مدرسہ السنہ شرقیہ پیرس کے پروفیسر Mr.Regis Blachere نے اس انگریزی ترجمہ کی تعریف میں لکھا:

"ترجمہ کی یہ صحت جس سے قرآن کے مشکل اور مبہم مقامات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ہر تعریف سے بالا ہے۔ اس ترجمہ کے بارہ میں یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس سے قبل قرآن کریم کے یورپی زبانوں میں جس قدر تراجم ہوئے ہیں وہ اس اہتمام سے عاری ہیں کہ وہ لوگ بھی جو عربی متن کے ظاہری و باطنی مطالب سے نابلد ہوں اس سے فائدہ اٹھا سکیں..........."۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۷۴)

☆......☆......☆

جس دور میں سے ہم آج گزر رہے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی خلافت رابعہ کا دور ہے۔ اس دور میں بڑی کثرت سے اور بہت وسیع پیمانے پر قرآن مجید اور قرآنی تعلیمات اور قرآنی حقائق و معارف کو تمام دنیا میں مختلف زبانوں میں پھیلایا جا رہا ہے۔ ۵۲ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ بہت سی زبانوں میں تراجم کا کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔ اور تمام تفصیلات میں جانا تو اس مختصر سے مضمون میں ممکن نہیں۔

پھر اس سلسلہ میں ایک غیر معمولی امتیاز جو خلافت رابعہ کے مبارک دور میں جماعت کو حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA کے ذریعہ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے ان حصوں کا درس دے رہے ہیں جن حصوں کی تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر کی دس جلدوں میں موجود نہیں۔ علاوہ ازیں ہر ہفتے دو دن ترجمۃ القرآن کلاس اور دیگر مجالس سوال و جواب، لقاء مع العرب، آپ کے خطبات اور خطابات میں جس رنگ میں عظمت قرآن کو آشکار کیا جاتا ہے اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان علوم و معارف قرآنی سے خود پوری طرح فیضیاب ہوتے ہوئے ہم ساری دنیا میں ان کی اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک پُر درد نصیحت پر اس مضمون کو ختم کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"...........اے پڑھنے والو میں آپ سے کہتا ہوں قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کے لئے ہے۔ پس ان نوٹوں میں اگر کوئی خوبی پاؤ تو انہیں پڑھو پڑھاؤ اور پھیلاؤ۔ عمل کرو، عمل کراؤ اور عمل کرنے کی ترغیب دو۔ یہی اور یہی ایک ذریعہ اسلام کے دوبارہ احیاء کا ہے۔ اے اپنی فانی اولاد سے محبت کرنے والو اور خدا تعالیٰ سے ان کی زندگی چاہنے والو! کیا اللہ تعالیٰ کی اس یادگار اور اس تحفہ کی روحانی زندگی کی کوشش میں حصہ نہ لوگے۔ تم اس کو زندہ کرو۔ وہ تم کو اور تمہاری نسلوں کو ہمیشہ کی زندگی بخشے گا۔ اٹھو کہ ابھی وقت ہے۔ دوڑو کہ خدا کی رحمت کا دروازہ ابھی کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر بھی رحم فرمائے اور مجھ پر بھی کہ ہر طرح بے بس، بے کس اور پر شکستہ ہوں۔ اگر مجرم بنے بغیر اس کے دین کی خدمت کر سکوں تو اس کا بڑا احسان ہوگا۔

یَاسَتَّارُ، یَا غَفَّارُ اِرْحَمْنِیْ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ"۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ ۱۶۸)

درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جہلم (پاکستان) میں کچھ عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ ان دنوں ان کی طبیعت میں شدید کمزوری اور بے چینی ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفاء اور صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

لِقاءٌ مَعَ الْعَرَبْ

۱۲؍ستمبر ۱۹۹۴ء

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا خلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو/ ویڈیو مسجد فضل لندن یو کے سے بھی حاصل کرسکتے ہیں۔(ادارہ)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مقام اور آپؑ کے مختلف ناموں کی حکمت

حاضرین مجلس میں سے کسی نے بیان کیا کہ مخالفین احمدیت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنامقام بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیاہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں آدم اور موسیٰ ہوں، کبھی اپنے آپ کو یعقوب اور ابراہیم کہتے ہیں۔

حضور ارشاد فرماویں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونے والے "الامام المہدی" کامرتبہ اور شان کیا ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس سوال کاجواب میں آنحضرت ﷺ کے اپنے الفاظ میں دیتا ہوں۔ آپؐ نے موعود مہدی اور مسیح کے متعلق کس رنگ میں پیشگوئی فرمائی۔ حضرت انسؓ سے ایک روایت ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ ﷺ من ادرك منكم عيسىٰ ابن مريم فليقرأه منّى السلام.

(مستدرک حاکم کتاب الفتن باب ذکر نفخ الصّور)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے جو کوئی عیسیٰ بن مریم کوپائے تووہ اُسے میرا سلام پہنچائے۔

جس شخص کو آنحضرت ﷺ سلام پہنچانے کے لئے فرما رہے ہیں۔ کیا وہ معمولی شخص ہو سکتاہے!؟ آپؐ نے دوسرے بڑے بڑے مجددین کو تو سلام نہیں بھیجا۔

مسلم کی ایک حدیث ہے: عن ابی هريرةَ اَنّه قال: قال رسولُ الله ﷺ واللّه لَيَنْزِلَنَّ ابنُ مريمَ حَكَماً عَادِلاً فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الخِنْزِيرَ وَ لَيَضَعَنَّ الجِزْيَةَ.

(مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن مریم ضرور بالضرور حکم عدل بن کر تشریف لائیں گے۔ اور لازماً ضرور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔

اسی طرح طبرانی میں ہے: اَلاَ اِنَّهُ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَلاَ رَسُول. وَاَلاَ اِنَّهُ خَلِيفَتِي فِي اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي. اَلاَ اِنَّهُ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَ يَقْتُلُ الخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الجِزْيَةَ وَتَضَعُ الحَرْبُ اَوْزَارَهَا۔ (طبرانی فی الاوسط والکبیر)

یعنی فرمایا اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں۔ اور وہ میرے بعد میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ وہ دجال کو اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور جزیہ کو موقوف کر دے گا اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی۔ (یعنی مذہبی جنگیں ختم ہو جائیں گی)

آنے والے مسیح کی اتنی بڑی علامتیں اور عظیم کام آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے ہیں کیا یہ معمولی باتیں ہیں اور ان صفات کا حامل کیا معمولی شخص ہو سکتاہے؟

پھر اپنی امت کی حفاظت اور نجات کے تعلق میں آپؐ فرماتے ہیں:

لَنْ يُخْزِيَ اللّٰه اُمَّةً اَنَا اَوَّلُهَا وَ عِيْسَى ابنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا۔ (مستدرك حاكم كتاب المغازى باب ذكر فضيلة جعفرؓ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے آغاز میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربیؒ لکھتے ہیں کہ:

اِنَّ الْمَهْدِيَّ الَّذِي يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَكُونُ جَمِيْعُ الاَنْبِيَاءِ تَابِعِيْنَ لَهُ فِي العُلُومِ وَالمَعَارِف. لِاَنَّ قَلْبَهُ قَلْبُ مُحَمَّدٍ ﷺ.

(شرح فصوص الحکم صفحہ ۳۵)

یعنی مہدی آخر الزمان کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ علوم اور معارف میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہونگے کیونکہ اس کا قلب محمد ﷺ کا قلب ہوگا۔ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ شائد وہ مہدی ایسا ہوگا۔ بلکہ فرمایا یقیناً وہ مہدی ایسا ہوگا۔ علوم و معارف میں تمام نبیوں کا سرداد ہوگا۔ کیوں؟ اس لئے کہ قَلْبَهُ قَلْبُ مُحَمَّدٍ۔ اس کا دل محمد ﷺ کا دل ہوگا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ جو علم حدیث میں بڑامرتبہ رکھتے ہیں فرماتے ہیں:

"حَقٌّ لَهُ اَنْ يَنْعَكِسَ فِيْهِ اَنْوَارُ سَيِّدِالمُرْسَلِيْنَ ﷺ يَزْعَمُ العَامَّةُ اَنَّهُ اِذَا نَزَلَ فِي الاَرْضِ كَانَ وَاحِدًا مِنَ الاُمَّةِ. كَلاَّ بَلْ هُوَ شَرْحٌ لِلْاِسْمِ الجَامِعِ المُحَمَّدِيِّ وَ نُسْخَةٌ مُنْتَسَخَةٌ مِنْهُ فَشَتَّان بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَحَدٍ مِنَ الاُمَّةِ"۔ (الخیر الکثیر صفحہ ۷۲ مطبوعہ بجنور)

یعنی مسیح موعود اس بات کا حق دار ہے کہ اس میں سیدالمرسلین ﷺ کے انوار منعکس ہوں۔ عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب مسیح موعود نازل ہوگا تو محض امتی فرد ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ اسم جامع محمدی کی شرح اور آپؐ کا سچا عکس (True Copy) ہوگا۔ پس کہاں وہ اور کہاں محض ایک امتی۔ پہلے انبیاء نُسْخَةٌ مُنْتَسَخَةٌ کیسے ہوسکتے ہیں؟

یہ ہے مسیح موعود اور امام مہدی کا مقام جو خود آنحضرت ﷺ اور اسلام کے دوسرے بزرگ علماء و اولیاء نے بیان فرمایاہے۔ اور امتِ مسلمہ کے یہ بزرگ علماء وہ ہیں جنہیں تمام مسلمانوں میں عظیم مرتبہ حاصل تھا اور اب بھی انہیں عزت اور قدر کی نظر سے دیکھا جاتاہے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ جو اہل تشیع کے چھٹے امام اور امت محمدیہ کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں ان کا یہ قول ہے کہ امام مہدی آکر یہ دعویٰ کرے گا:

"يَا مَعْشَرَالخلَائِقِ اَلاَ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَنظُرَ اِلَى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيْلَ فَهَا اَنَا ذَا اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مُوسىٰ وَ يُوشَعَ فَهَا اَنَا ذَا مُوسىٰ وَيُوشع. اَلاَ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى عِيْسىٰ وَ شَمْعُونَ فَهَا اَنَا ذَا عِيْسىٰ وَشَمْعُونَ. اَلاَ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلىٰ مُحَمَّدٍ وَاَمِيْرِالمُومِنِيْنَ (صلوٰت اللّٰه عليه) فَهَا اَنَا ذَا مُحَمَّد ﷺ وَاَمِيْرَ المُومنينَ. اَلاَ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى الحسن والحُسَيْنِ فَهَا اَنَا ذَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى الاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِالحُسَيْنِ فَهَا اَنَا ذَالاَئِمَّة"۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

ترجمہ: اے تمام لوگو! سُن لو جو ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھنا چاہے تو یاد رہے کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل میں ہوں۔ اور جو موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو وہ موسیٰ اور یوشع میں ہوں۔ اور جو عیسیٰ اور شمعون کو دیکھنا چاہے تو وہ عیسیٰ اور شمعون میں ہوں۔ اور جو محمدؐ اور امیر المومنین کو دیکھنا چاہے تو وہ محمد ﷺ اور امیر المومنین میں ہوں۔ اور جو حَسَن اور حُسَین کو دیکھنا چاہے تو وہ حسن اور حسین میں ہوں اور جو نسل حسین میں ہونے والے ائمہ کو دیکھنا چاہے تو وہ ائمہ میں ہوں۔

یہ وہ علامتیں اور صفات ہیں جو آنحضرت ﷺ اور بزرگ اولیاء و صلحاء نے آنے والے مہدی سے متعلق بیان کی ہیں۔ ظاہر ہونے والا امام مہدی اگر ان علامات کا انکار کرتا تو کیا ہم اسے امام مہدی یا مسیح موعود مان سکتے تھے؟۔ ہر گز نہیں۔ اگر کوئی ایسا امام مہدی ہو جو ان تمام علامتوں اور صفات سے عاری ہو اور ان کا انکار کرے تو ہر کوئی یہی کہے گا کہ تم کہتے ہو کہ تم یہ نہیں اور تم وہ نہیں۔ جبکہ آنحضرت ﷺ نے امام مہدی کی یہ یہ صفات بیان کی ہیں۔ اگر وہ امامت کا دعویٰ تو کرتا اور یہ دعاوی نہ کرتا تو وہ جھوٹا ثابت ہوتا، نہ کہ سچا۔ اور اس صورت میں ائمہ بھی جھوٹے ثابت ہوتے جنہوں نے یہ پیشگوئیاں کیں۔ پس سچے مسیح موعود پر یہ لازم ہے کہ وہ ان تمام صفات کا اقرار کرے۔

يَضَعُ الْجِزْيَة کا مطلب

حضور نے فرمایا۔ کل کی مجلس میں ایک حدیث پیش کی گئی تھی کہ آنے والا امام مہدی جزیہ موقوف کردے گا۔ يَضَعُ الجِزْيَة کا مطلب یہ ہے کہ جو حالات جزیہ کو لازم کرتے ہیں امام مہدی کے زمانہ میں وہ حالات پیدا نہیں ہونگے۔ اس لئے جزیہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔

حضور نے فرمایا قبل اس کے کہ میں اس سوال کا جواب تفصیل کے ساتھ دوں۔ میں آپ سے ایک چھوٹا سا سوال پوچھتاہوں تاکہ پھر آپ جواب کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔ اگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تمام نبیوں کو ختم کردیا۔ ختم کرنے کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ روحانی اور جسمانی ہر دو لحاظ سے ختم کردیا۔ کیا آنحضرت ﷺ نے اپنے سے پہلے کسی ایک نبی کو بھی مارا یا قتل کیا تھا؟ یقیناً نہیں۔ تو جب یہ کہتے ہیں کہ ختم کردیا تو مطلب یہ ہے کہ آپ ایسے وقت میں آئے جبکہ آپؐ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے تھے لیکن اس کے باوجود یہ کہیں گے کہ آپؐ نبیوں کے خاتم ہیں۔ اب اسی طرز پر میں اس حدیث يَضَعُ الجِزْيَة کی وضاحت کرتاہوں۔

کیا یضع الجزیہ کا یہ مطلب ہے کہ مسیح موعودؑ یہ کہے گا کہ میں جزیہ کو ختم کرتاہوں؟ نہیں، یہ ناممکن ہے کہ مسیح موعودؑ اپنی طرف سے ایسی بات کہیں جبکہ قانون جزیہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے نافذ کیا گیا تھا۔ مسیح موعود یا کسی بھی شخص کو یہ اختیار کیسے ہو سکتاہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ کسی شرعی نظام کو بند یا ختم کرے۔ مطلب اس کا صاف ہے کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اس جہاد بالسیف کی شرائط پوری نہیں ہونگی جو جزیہ کو لازم کرتاہے۔

حضور نے فرمایا مجھے عرب مسلم ممالک کا اتنا علم نہیں۔ آپ لوگ ان ممالک سے آئے ہیں۔ آپ لوگ بہتر جانتے ہیں۔ بتائیں کہ اس وقت کسی بھی مسلمان ملک میں جزیہ کا قانون نافذ ہے؟ حاضرین کے نفی میں جواب دینے پر حضور نے فرمایا نہیں، کسی بھی ملک میں نہیں۔ تو جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اُس وقت سے لے کر آج تک کسی بھی ملک میں خواہ وہ جزیہ کے قانون کو مانتے بھی ہوں، کوئی جزیہ نہیں۔

کیونکہ اب اسلامی جنگوں کی وہ حیثیت نہیں رہی جو محض دین کی خاطر لڑی جارہی ہوں۔ تو جب تک کوئی جنگ اس صورت میں نہیں ہوتی جسے کہ حقیقی اسلامی جہاد بالسیف کہتے ہیں اور کسی ایسے علاقہ پر فتح نصیب نہیں ہوتی جس نے تم سے محض دین کی خاطر جنگ کی ہو اس وقت تک کوئی جزیہ نہیں۔

اسی تعلق میں مخالف علماء کی طرف سے ایک اور الزام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے جہاد کو منسوخ کر دیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک نظام جو خدا تعالیٰ نے جاری کیا ہو خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر مسیح موعودؑ آکر خود ہی اس قانون کو ختم یا منسوخ کر دیں۔

آنحضرت ﷺ ہمیں بتاتے ہیں کہ جب مسیح موعود آئے گا اور تم اس وقت اگر لڑائی کا خیال بھی دل میں لاؤ گے تو خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا جو کہیں گے کہ اب تم لڑائی کی سوچ بھی ذہن میں مت لاؤ۔ خدا تعالیٰ منع فرما رہا ہے اور جب خدا تعالیٰ منع فرما رہا ہو تو پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کیا مجال ہے کہ وہ کہیں کہ نہیں یہ قرآنی حکم ہے میں تو اسی پر عمل کروں گا اور اے خدا اس بارہ میں میں تیری ہدایت کا انکار کرتا ہوں۔ اور یہ مسیح موعودؑ کو نہیں بتایا گیا بلکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا جن پر قرآن نازل ہوا۔ آپ بتائیں کہ گزشتہ دو سو سال سے جہاد بالسیف کی ویسی صورت پیدا ہوئی ہے جو جزیہ کو لازم کرتی ہو؟ نہیں۔ تو پھر جزیہ تو خود بخود ختم ہو گیا۔ یا پھر بتاؤ کہ کون سا اسلامی ملک جزیہ لے رہا ہے۔ فلسطینیوں اور یہودیوں کے درمیان ایک مدت سے لڑائی ہو رہی ہے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ فلسطینیوں نے کسی علاقہ پر قبضہ کر کے وہاں جزیہ نافذ کیا ہو؟ نہیں۔ تو پھر کہاں ہے جزیہ؟ ثابت ہوا کہ جزیہ موقوف ہو چکا ہے۔ کیونکہ ان لڑائیوں کی اب وہ صورت نہیں رہی جو جزیہ کو لازم کرتی ہے اس لئے اب کوئی جزیہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ نہیں فرمایا کہ جزیہ نہ لو۔ بلکہ اب حالات ہی ایسے ہیں جو خود بخود جزیہ کو موقوف کر رہے ہیں۔

مردوں کے عورتوں پر قوّام ہونے کا صحیح مفہوم

سوال: مجلس میں حاضر ایک خاتون نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے "اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ" اس کی اصل تفسیر اور فلاسفی کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں جو یہ آیا ہے:

"اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ"۔(سورۃ النساء: ۳۵)

یہ بہت اہم آیت ہے۔ اچھا کیا جو آپ نے اس بارہ میں سوال کیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا سوال ہے جو اکثر مغربی اور یورپین ملکوں میں مجالس سوال وجواب کے دوران کیا جاتا ہے۔

عورتوں کے حقوق کے تعلق میں ایک اور آیت ہے جس کی روشنی میں اس آیت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ"۔(البقرہ: ۲۲۹)۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جہاں تک عورتوں کے حقوق کا تعلق ہے جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں ویسے ہی حقوق عورتوں کے مردوں پر بھی ہیں۔ اس آیت کے پڑھنے اور سمجھ لینے کے بعد آیت "اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ" سے اس کا بظاہر نظر آنے والا اختلاف قرآن کریم خود ہی حل فرما رہا ہے۔ فرماتا ہے "بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ" ایک فطری، اصولی اور قانونی برتری ہے، نہ کہ حقوق کی برتری۔

جہاں کہیں بھی میں جاتا ہوں، کینیڈا، امریکہ، تمام یورپین ملکوں اور مغربی ممالک میں کثرت سے یہ سوال کیا جاتا ہے۔ خصوصاً عیسائی لیڈر عورتوں کو یہ سوال کرنے پر اکساتے ہیں اور جرأت دلاتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اسلام میں عورت کو مرد سے کم حقوق دئے گئے ہیں۔ تو میرا جواب ان کو وہی ہوتا ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ تمہارا دل بھی اس بات کو مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ اور کوئی بھی مساوی حقوق کی تھیوری اس اصولی فرق کو مٹا نہیں سکتی۔ اولمپکس میں ہی دیکھ لو کہ دوڑ میں حصہ لینے والے مرد اور عورتیں کیا مقابلہ میں اکٹھے دوڑتے ہیں؟ کیا مردوں اور عورتوں کے تیراکی کے مقابلے اکٹھے ہوتے ہیں؟ کیا وہ فٹ بال، ہاکی اور کسی بھی کھیل میں اکٹھے کھیلتے ہیں؟۔ اور خاص طور پر امریکن فٹ بال میں کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ عورتیں اور مرد اکٹھے ایک ہی ٹیم میں کھیل رہے ہوں؟۔ یہ سوال کرنے والے مغربی دنیا کے لوگ بھی جانتے ہیں اور اس بات پر گواہ ہیں کہ مردوں اور عورتوں کو الگ الگ جسمانی صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ مردوں کو حقوق کے لحاظ سے عورتوں پر کوئی برتری اور فضیلت نہیں دی گئی۔ بلکہ فطری استعدادوں اور صلاحیتوں کی بنا پر فضیلت ہے جو خدا تعالیٰ نے عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ رکھی ہیں۔ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ فطری صلاحیتیں کیا ہیں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ وَبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۔ مرد اپنی بیوی اور بچوں کے لئے نان نفقہ کا انتظام کرتا ہے اس لحاظ سے جو روٹی کپڑے کا بندوبست کرتا ہے قدرتی طور پر اسے ایک برتری حاصل ہوتی ہے ۔ جو ہاتھ کھانا کھلاتا ہے اسے بہر حال قدرتی طور پر ایک فضیلت حاصل ہوتی ہے ۔ جیسے کہ فرمایا: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى" کیونکہ گھر کی تمام مالی ذمہ داریاں مرد کے سپرد ہیں اس لئے میں یہاں کی ان عورتوں کو سمجھاتا ہوں جو کام کرتی ہیں اور آزاد ہوتی ہیں اور ان کے خاوند گھروں میں رہتے اور بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی رو سے ایسے مردوں نے اپنی برتری خود کھو دی۔ اور وہ برتری ان کام کرنے والی عورتوں نے حاصل کر لی ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں ان گھروں میں عورت کا حکم چلتا ہے کیونکہ وہ کماتی ہیں۔

تو یہاں دو قسم کی برتری کا ذکر ہے۔ ایک قسم برتری کی وہ ہے جو مستقل جسمانی برتری ہے، جسے دنیا کی کوئی طاقت مرد سے نہیں چھین سکتی۔ اور وہ ہے بچوں کو پیدا کرنا۔ کیا عورت اور مرد اس لحاظ سے برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا یہ عورتیں کہہ سکتی ہیں کہ یہ انصاف اور عدل کے خلاف ہے کہ صرف عورتیں ہی بچے جنیں۔ اب ہم یہ قانون بناتی ہیں کہ آئندہ سے مرد بچے پیدا کیا کریں گے۔ برتری کی یہ قسم خدا تعالیٰ کی طرف سے مستقل طور پر مرد کو حاصل ہے کسی انسان کے دائرہ اختیار میں نہیں کہ اس برتری کو اس سے چھین سکے یا تبدیل کر سکے۔

دوسری قسم برتری کی وہ ہے جسے میں پہلے بیان کر چکا ہوں اور وہ ہے بیوی بچوں کے لئے نان نفقہ کا انتظام۔ اور یہ برتری مرد کو اس وقت تک حاصل رہتی ہے جب تک وہ اس ذمہ داری کو نبھاتا ہے۔

شہب کے رُجُوماً لِلشَّیٰطِین ہونے سے مراد

سوال: اللہ تعالیٰ سورۃ الملک میں فرماتا ہے: وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ۔(سورۃ الملک: ٦) ۔حضور اس آیت کے مطالب ارشاد فرماویں؟

حضور نے فرمایا یہ ایک عظیم الشان آیت ہے۔ اس لحاظ سے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے قدرتی حوادث سے انسان کی حفاظت کے سامان کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کے اور بھی کئی Connota-tions ہیں۔ میں نے اپنے ایک خطبہ میں اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی تھی اور اس کے بعد بھی کئی مرتبہ اس موضوع پر گفتگو کی ہے لیکن یہ ایسا وسیع مضمون ہے کہ میں ابھی تک اسے مکمل نہیں کر سکا۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ جس Phenom-enon کا ذکر کر رہا ہے یہ مادی اور روحانی دونوں دنیاؤں پر اطلاق پاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے اس مادی دنیا میں اتباع شہاب کس طرح رونما ہوتا ہے؟ اس وقت جب آسمان سے کوئی ٹھوس چیز پتھر یا چٹان جو فضا میں تیر رہی ہوتی ہے، کرۂ ارض میں داخل ہوتی ہے تو اگر خدا چاہے تو یہ چٹان یا پتھر وغیرہ کسی بھی شہر یا جگہ یا آبادی پر یا پھر زمین کے کسی بھی حصہ پر گر کر زمین سے زندگی نابود کر سکتے ہیں اور ایسے بے شمار Objects ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کیا ہوتا ہے؟ آپ Shooting Stars دیکھتے ہیں۔ ایک لمبا سا شعلہ زمین کی طرف لپکتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ اس روک اور Resistence کے سبب ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے حفاظت کی خاطر زمین کے اردگرد بنا رکھی ہے۔ جب ان آسمانی Objects میں سے کوئی چیز زمین کی اس تہ بتہ حفاظتی روک کو توڑ کر اندر داخل ہوتی ہے تو جل اٹھتی ہے۔ ایک اور لمبا سا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی شعلہ زمین پر گر رہا ہے۔ یہ تو اس کی تفصیل ہے مادی دنیا کے لحاظ سے۔

بالکل اسی طریق پر یہ اصول روحانی دنیا پر بھی اطلاق پاتا ہے ۔جب شیطان صفت لوگ روحانی دنیا میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں اور الٰہی پیغام کو چرانے یا اس میں تحریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کی استمراری سنت ہے کہ وہ ایسے وقت میں ان شیطانوں کی بیخ کنی کے لئے ان کا پیچھا کر کے انہیں سزا دینے کے لئے اپنے نیک شہسوار نبی یا مجدد یا اولیاء و صلحاء مبعوث کرتا ہے۔ ان شیطان صفت لوگوں کو کبھی بھی آزاد نہیں چھوڑتا کہ وہ جیسے مرضی ہے فساد کرتے پھریں۔ یہ ہے مجددین کے آنے کی غرض اور حکمت ۔جب بھی اسلام کو ضرورت پڑی خدا تعالیٰ نے نہ صرف مجددین بلکہ عظیم علماءِ دین بھی بھیجے جنہوں نے الٰہی تقدیر اور نصرت سے ان شیطان صفت لوگوں کو تہس نہس کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان شیطانوں کو کبھی اجازت نہ دی کہ وہ اس روحانی عالم میں داخل ہو سکیں جسے آنحضرت ﷺ نے خدائی مدد سے اپنے ہاتھوں سے تیار فرمایا تھا۔ جب کبھی بھی کسی شیطان نے اسلام کی طرف بری نظر سے دیکھا یا اس کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوا خدا تعالیٰ نے اسے اپنے شہسواروں کے ذریعہ فوراً سزا دینے کا انتظام کیا ۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی اپنے وقت میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے باغیانہ سروں کو بڑی شدت کے ساتھ کچلا تھا۔ تو روحانی لحاظ سے اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ یہ قرآن کریم کی خوبی ہے کہ وہ ایک ہی بات کو مادی و روحانی دونوں جہانوں پر چسپاں کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی ٹکراؤ نظر نہیں آتا۔ ایک ہی قسم کا اصول ہمیں مادی دنیا پر بھی اطلاق پاتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور وہی اصول روحانی دنیا پر بھی پورا اترتا ہے۔

ایک اور بات جو یہاں یاد رکھنے کے لائق ہے یہ ہے کہ قرآن کریم اس آیت میں اور اس جیسی اور بہت سی آیات میں ایک زبردست سسٹم اور نظام

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

FOZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

اَلَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مرحوم

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کا آبائی گاؤں "کمابیٹ" ہے۔ یہ گاؤں احمدیت کے قدیم بنگالی مرکز برہمن بڑیا شہر سے تقریباً تین چار میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ وہی تاریخی شہر ہے جہاں حضرت مولوی سید عبدالواحد صاحب (ولادت ۱۸۵۳ء وفات ۱۹۲۶ء) نے ۱۹۱۲ء میں داخل احمدیت ہونے کے بعد احمدیت کی اس زور شور سے تبلیغ کی کہ ۱۹۲۱ء تک ڈیڑھ ہزار سے بھی زیادہ نفوس حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

صوفی صاحب اس علاقہ کے ایک ممتاز علم دوست خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کے والد ماجد قاری نعیم الدین صاحب بھی ایک بلندپایہ عالم، ہر دلعزیز واعظ اور خوش الحان قاری تھے جن کے چار بیٹے تھے۔ (۱) مولوی بذل الرحمٰن صاحب، (۲) مولوی ظل الرحمٰن، (۳) مولوی مطیع الرحمٰن صاحب، (۴) مولوی محب الرحمٰن صاحب۔

یہ چاروں بھائی سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور شیدائی تھے اور انہوں نے اپنی پوری زندگی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں گزاری۔ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ اگرچہ اپنے بھائیوں میں سے تیسرے نمبر پر تھے مگر جہاں تک قبول احمدیت کا تعلق ہے پورے خاندان میں یہ نعمت اول نمبر پر آپ ہی نے حاصل کی۔ اس وقت آپ کی عمر قریباً پندرہ سال کی ہوگی۔ یہ زمانہ جماعت احمدیہ کے لئے اپنوں اور بیگانوں کی مزاحمت کے اعتبار سے بڑی پریشانی کا زمانہ تھا اور خلافت ثانیہ کا ابتدائی دور تھا اور آپ ابھی طالب علم تھے۔ احمدیت کی پاداش میں آپ کو گھر سے نکال دیا گیا۔ آپ قادیان تشریف لے آئے۔ اس وقت راجشاہی کالج سے انٹرمیڈیٹ کر چکے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر آپ نے اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔اے۔ کیا۔ آپ کو احمدیت سے والہانہ عشق تھا۔ آپ اور آپ کے بھائی مولانا ظل الرحمٰن نے قبول احمدیت کے بعد ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ ان کے والد بھی احمدی ہو گئے اور قادیان آنے کی خواہش ظاہر کی جس سے آپ کو اس قدر خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنی چند ضروری اور پسندیدہ اشیاء بیچ کر انہیں روپیہ بھیجا اور وہ قادیان تشریف لائے۔

بی۔اے۔ پاس کر لینے کے بعد آپ نے اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی جس پر حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہیڈماسٹر مقرر فرمایا جہاں آپ نے انتھک محنت اور خلوص سے کام کیا۔ شروع شروع میں آپ کو یہ ماحول کچھ اجنبی سا محسوس ہوا مگر آپ جلد ہی لوگوں میں گھل مل گئے۔ گھٹیالیاں میں ہی آپ نے ایم۔اے۔ کی تیاری کی اور کامیاب ہو گئے۔ جس دن آپ کا ایم۔اے۔ کا نتیجہ نکلا اسی روز آپ کا نام امریکہ مشن کے لئے تجویز ہوا اور آپ ۲۰؍ مئی ۱۹۲۸ء کو احمدیہ مسلم مشن امریکہ کے انچارج کی حیثیت سے بھیجے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بوقت روانگی آپ کو صوفی کے قابل قدر خطاب سے نوازا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ بنگالی کا لفظ استعمال کریں۔ آپ ۱۸؍ اگست ۱۹۲۸ء کو شکاگو پہنچے۔ آپ کو شروع میں بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن خدا کے فضل وکرم سے بہت جلد آپ نے اس پر قابو پا لیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں نہ صرف امریکن مشن کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے میں کامیاب ہو گئے بلکہ ہزاروں میل کے تبلیغی دوروں، نجی ملاقاتوں، لیکچروں اور امریکن پریس میں مضامین اور خبروں کی اشاعت اور رسالہ "مسلم سن رائز" کی وسیع پبلسٹی کے ذریعہ امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی دھاک بٹھا دی۔ آپ نے قریباً سات سال کے عرصہ میں نہ صرف نئی جماعتیں قائم کیں بلکہ بے شمار ٹریکٹوں کے علاوہ "دی لائف آف محمد" اور "دی ٹومب آف جیزز" جیسی معرکۃ الآراء کتابیں شائع کیں جن کا ملکی پریس میں بھی خوب چرچا ہوا۔ شمالی امریکہ میں جو عرب مقیم ہو گئے تھے یا عارضی طور پر آتے تھے انہیں رسالہ "البشریٰ" کے ذریعہ سے تحریک احمدیت سے روشناس کرایا۔ بہت سی سعید روحیں آپ کی تبلیغ سے اسلام واحمدیت میں داخل ہوئیں۔ آپ کو امریکہ میں ایسی مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی کہ ملکی پریس آپ کے فاضلانہ لیکچروں سے گونجنے لگے۔ جناب صوفی صاحب ۱۳؍ دسمبر ۱۹۳۵ء کو واپس قادیان تشریف لائے۔ اور دوبارہ ۲۱؍ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو امریکہ بھیجے گئے۔ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی مرحوم کا بیان ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو الوداع کہتے ہوئے یہ خاص اعزاز بخشا کہ وہ امریکہ میں حضور کی طرف سے بیعت بھی لے سکتے ہیں۔ صوفی صاحب اس دفعہ مسلسل بارہ سال تک امریکہ کی سرزمین کو نور اسلام سے منور کرنے کے بعد ۱۹۴۸ء کو واپس مرکز میں پہنچے۔ ۱۹۴۹ء میں آپ کی ٹانگ پر ایک پھوڑا نمودار ہوا جس نے خطرناک صورت حال اختیار کر لی جس کے نتیجہ میں آپ کی ایک ٹانگ کاٹنا پڑی اور آپ کئی ماہ ہسپتال میں رہے۔ جونہی آپ کی طبیعت قدرے سنبھلی آپ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ سے کام لیا جائے اور بار بار خطوط کے ذریعہ درخواست کی کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مجھے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کی اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور دسمبر ۱۹۵۱ء سے آپ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کا ایڈیٹر مقرر فرما دیا۔ ربوہ میں جب آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کا کام شروع کیا تو سامان بہت کم تھا۔ ربوہ ابھی ابتدائی مراحل میں سے گزر رہا تھا لیکن آپ نے اپنی علمی اور انتظامی قابلیت، ذوق و شوق اور محنت و عرق ریزی سے اسے بہت جلد ایسے اعلیٰ معیار پر پہنچا دیا کہ یورپ اور امریکہ کے متعدد نامور مستشرقین نے رسالہ کی تعریف کی اور اس کے علمی مضامین کو سراہا۔ جس کا ذکر خود حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا۔ رسالہ کی افادیت میں اضافہ کے لئے آپ بڑی کثرت سے کتب ورسائل زیر مطالعہ رکھتے امریکہ کے تقریباً تمام مشہور رسالے آپ منگواتے تھے اور بستر پر تمام دن لیٹے ہوئے انہیں پڑھتے رہا کرتے تھے۔ جب تک ہر چیز کو خود دیکھ کر اطمینان نہ کر لیتے چین نہیں آتا تھا جس سے آپ کی محققانہ بصیرت کا پتہ چلتا ہے۔ اپنی علالت کے باوجود رسالہ چھپوانے کے لئے اکثر وبیشتر خود لاہور تشریف لے جاتے۔ آپ نہایت جانفشانی کے ساتھ قریباً پانچ سال تک جماعت کے اہم رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حتیٰ کہ وفات کے دن (۳۰؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو) بھی اسی خدمت میں مصروف تھے کہ حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرما گئے۔ اور اس طرح نئی دنیا میں اسلام کا نہایت کامیابی سے جھنڈا گاڑنے والا ایک بہادر سپاہی اور ایک کامیاب مبلغ اور سلسلہ احمدیہ کا ایک قدیم اور انتھک خادم ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک ۵۶ سال تھی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت)

قرآن کریم پڑھیں اور پڑھائیں

حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۱؍ ماہ نبوت ۱۳۲۶ہش (ماہ نومبر ۱۹۴۷ء) کو خاص طور پر اس موضوع پر خطبہ جمعہ دیا کہ اگر ہماری جماعت قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو سارے مصائب آپ ہی آپ ختم ہو جائیں چنانچہ فرمایا:

"ہماری جماعت میں کوئی ایک شخص بھی نہ رہے جسے قرآن نہ آتا ہو...... ابھی تک جماعت کے بعض لوگ اس سلسلے کو محض ایک سوسائٹی کی طرح سمجھتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد اگر چندہ دے دیا تو اتنا ہی ان کے لئے کافی ہے حالانکہ جب تک ہم اپنے ساتھیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے رشتہ داروں کو قرآن کریم کے پڑھانے اور اس پر عمل کرانے کی کوشش نہ کریں گے اس وقت تک ہمارا قدم اس اعلیٰ مقام تک نہیں پہنچ سکتا جس مقام تک پہنچنے کے نتیجہ میں انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہوا کرتی ہیں"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۸،۲۳۷)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ: لقاء مع العرب از صفحہ ۱۲

کا ذکر کر رہا ہے۔ السماء الدنیا کائنات کا یہ عظیم الشان نظام بس یونہی بے ترتیب اور بغیر کسی انتظام کے چلنے والا کاروبار نہیں ہے بلکہ ایک عظیم الشان ترتیب اور نظام میں بندھا ہوا ہے۔ اور السماء الدنیا کے سارے سیارے قانون قدرت کے مطابق چل رہے ہیں۔

اگر دنیائے اسلام بکھر جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فرقہ بندی اختیار کر جائے تو پھر اسے السماء الدنیا کبھی بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ پھر اس روحانی السماء الدنیا کا دائرہ حفاظت ٹوٹ جائے گا۔ اور یوں شیطان صفت لوگوں کے لئے فتنہ پردازی اور تخریب کاری کی راہیں کھل جائیں گی۔ جس کے ذریعہ وہ اسلام کی عمارت میں دراڑیں ڈالیں گے۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے تیار شدہ روحانی نظام ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت یہ نظام احمدیت کی شکل میں موجود ہے۔ اس کی موجودگی سے ہی نظام اتحادِ اسلامی مضبوط اور مستحکم ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے اس نظام میں کوئی رخنہ پیدا ہو تو پھر ہم کسی بھی طرف سے محفوظ نہیں۔ اور بالکل یہی صورت ہمیں آج دنیا کی نظر آتی ہے۔

غیر احمدی علماء اس آیت سے یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ جب جن یا شیطان آسمان کی طرف چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر ایک شعلہ ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر وہ شعلہ جب ان جنوں یا شیاطین کی پیروی میں جائے گا تو اس کا رخ یا سمت زمین سے آسمان کی طرف ہوگی۔ یعنی نیچے سے اوپر کی طرف جائیگا۔ کیونکہ ان علماء کے مطابق جن یا شیاطین زمین سے آسمان کی طرف چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جو شہاب کا نظارہ ہم دیکھتے ہیں وہ تو اس کے بالکل برعکس ہے۔ شعلہ آسمان سے زمین کی طرف آتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ آیت بڑی صفائی سے ان علماء کے اس نظریہ کو جھوٹا قرار دے رہی ہے۔ اور جو کچھ تفصیل میں نے بیان کی ہے وہی اس آیت کا اصل منطوق ہے۔ اور یہ ایک زبردست حقیقت ہے جو قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے بیان کی تھی۔ کہ کیسے خدا تعالیٰ نے آسمانی آفتوں سے بچاؤ کی خاطر زمین کے گرد ایک مضبوط حصار قائم کر رکھا ہے۔ کہ بڑی بڑی بھاری چٹانیں بھی جب اس کرۂ ارضی میں داخل ہوتی ہیں تو اس قوت سے پارہ پارہ ہوتی ہیں کہ ان کا ذرّہ بھی زمین تک نہیں پہنچ پاتا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

خط و کتابت کرنے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلیفون نمبر بھی ضرور تحریر فرمایا کریں-

حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی اور انگلستان کے پہلے مبلغ حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ کا ذکر خیر مکرم مرزا محمد اقبال صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴ر اگست ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے- آپؓ ۱۸۸۷ء میں جوڑا کلاں ضلع قصور کے ایک بڑے زمیندار حضرت چودھری نظام الدین صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے- دونوں کو ۱۸۹۹ء میں قادیان جاکر قبول احمدیت کی سعادت عطا ہوئی- ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ قادیان آگئے جہاں سے دسویں تک تعلیم پائی، پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے .B.A اور علیگڑھ یونیورسٹی سے .M.A کی ڈگری حاصل کی- ابھی آپؓ .F.A میں زیر تعلیم تھے کہ زندگی وقف کرنے کی حضرت مسیح موعودؑ کی تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق پائی اور حضرت اقدسؑ نے اپنے دست مبارک سے آپؓ کی درخواست پر "منظور" کا لفظ رقم فرمایا-

آپؓ کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ایک نواسی محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی اور آپؓ کے ایک بیٹے محترم چودھری ناصر محمد سیال صاحب کا رشتہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ کے ساتھ قائم ہوا-

حضرت چودھری صاحبؓ جب ایم-اے کرنے کے بعد قادیان آئے تو آپؓ کو جون ۱۹۱۳ء میں انگلستان جاکر بیرونی دنیا میں پہلا احمدیہ مشن قائم کرنے کی سعادت عطا ہوئی- اپریل ۱۹۱۸ء میں آپؓ واپس ہندوستان تشریف لائے اور ۱۹۱۹ء میں دوبارہ وہاں تشریف لے گئے اور مئی ۱۹۲۱ء تک مقیم رہے- اس دوران حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت کے مطابق آپؓ نے ۱۹۲۰ء میں مسجد فضل لندن کے لئے ایک قطعہ زمین بھی خریدا- آپؓ کو ۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہمراہ تاریخی سفر یورپ پر جانے کا شرف بھی عطا ہوا-

حضرت چودھری صاحبؓ نے انگلستان سے واپس آنے کے بعد ملکانہ کے علاقہ میں امیر المجاہدین کی حیثیت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے- آپؓ میں دعوت الی اللہ کا خاص جوش پایا جاتا تھا- آپؓ مجلس انصار اللہ کے دو سال تک صدر اور چار سال تک قائد تبلیغ بھی رہے- ۱۹۴۶ء میں آپؓ پنجاب اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے اور نمایاں خدمات سرانجام دیں- آپؓ نے مذہب کی تخصیص کے بغیر مظلوم کی ہمیشہ مدد کی- آپؓ بہت بہادر تھے- جب ایک موقع پر آپؓ مسلمانوں کے ایسے قافلہ کے پاس پہنچے جس پر سکھوں نے حملہ کیا تھا تو آپؓ نے نہ صرف بعض شرپسندوں کا پیچھا کرکے ایک مسلمان لڑکی بازیاب کی بلکہ خود قافلہ کے ساتھ بٹالہ تک گئے اور اُنہیں کیمپ میں چھوڑ کر واپس آئے- تقسیم ہند کے وقت آپؓ کو قادیان میں گرفتار کرلیا گیا-

آپؓ کی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے بھی شاندار الفاظ میں آپؓ کی خدمات کو سراہا- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آپؓ کی دعوت الی اللہ کا جوش بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "بڑے مجاہد، نڈر اور بہادر مربی ہونے کے علاوہ تہجد گزار، نوافل کے پابند اور دعاؤں میں بہت شغف رکھنے والے بزرگ تھے- صاحب کشف و رؤیا بھی تھے"-

حضرت چودھری صاحبؓ ظاہری تکلّفات سے عاری ہونے کی وجہ سے انتہائی محبوب اور مقبول تھے- آپؓ میں بدظنی کا مادہ بالکل نہیں تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ آکر مجھے دھوکہ دے جاتے ہیں، میرا خیال اس طرف جاتا ہی نہیں کہ یہ شخص غلط بیانی بھی کرسکتا ہے-

آپؓ میں غیرت و حمیت کا مادہ اتم طور پر پایا جاتا تھا- جب گرفتاری کے دوران ایک افسر نے آپؓ سے کہا کہ اگر آپؓ ایک درخواست لکھ دیں تو آپؓ کو جیل میں اے-کلاس دے دی جائے گی تو آپؓ نے فرمایا کہ جس حکومت کو خود خیال نہیں اُس کے آگے میں درخواست کرنا اپنی غیرت کے خلاف سمجھتا ہوں-

حضرت چودھری صاحبؓ ۲۸ر فروری ۱۹۶۰ء کو دفتر میں کام کرتے ہوئے حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے- اُس وقت آپؓ ناظر اصلاح و ارشاد کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے تھے- اُسی روز حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر دعا کروائی-

آپؓ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنے ایک پیغام میں جماعت کے نوجوانوں کو یوں توجہ دلائی کہ "میرا دل ہر لحظہ اور ہر آن اس فکر و غم کا شکار ہو رہا ہے کہ چودھری صاحب کی موت کو تو ہم بالآخر رو رو کر بھلا دیں گے مگر اس خلا کو کس طرح پورا کیا جائے ان کے بعد دعوت الی اللہ کے میدان میں اس وقت ملک کے اندر بظاہر اس دھن اور لگن کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جو خدا کے فضل سے چودھری صاحب کو جنون کی حد تک حاصل تھا- ...... پس میں جماعت کے نوجوانوں کی خدمت میں بڑے دردمند دل کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور اپنے اندر اشاعت اسلام کا جذبہ پیدا کریں جسے دنیا جنون قرار دیتی ہے مگر خدا کی نظر میں اس سے بڑھ کر کوئی فرزانگی نہیں"-

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی ایک اردو کلاس میں حضرت چودھری صاحبؓ کا نہایت محبت بھرا ذکر فرمایا- اس کلاس کی مختصر کارروائی مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۱ر ستمبر ۹۸ء میں شائع ہوئی ہے- حضور نے فرمایا کہ جس جگہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں (یعنی مسجد فضل لندن کا احاطہ) اس کی خرید میں ان کی کوششوں کا دخل تھا-

اُن کو شوگر کی تکلیف تھی اور پرہیز کے قائل نہیں تھے- انہوں نے اپنے نسخے بنائے ہوئے تھے، اس میں اچھا میٹھا ڈال کے کھایا کرتے تھے مگر ویسے بڑی سخت جفاکش زندگی تھی- بہت قابل انسان مگر سادہ مزاج تھے- ...... امرودوں کا انہیں بہت شوق تھا چنانچہ جب مسجد کے لئے جگہ دیکھی- یہ باغ تھا تو حضرت مصلح موعودؓ نے وہاں سے وارننگ بھیج دی کہ سارے درخت کٹوا کے امرود نہ لگوا لینا- اُن کا خیال تھا کہ یہ جگہ لندن سے بہت دور ہے تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں لندن اس کی طرف آجائے گا- چنانچہ لندن اس طرف بڑھا اور بہترین علاقے یہاں کے لندن کے ہوگئے-

ملکانہ کے علاقے میں جب تحریک شدھی چلی تو حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت چودھری صاحبؓ کو اس تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے امیر بنایا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کایا پلٹ گئی- اس پر فساد کے خیال سے صلح کروانے کی کارروائی شروع ہوئی اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نمائندوں کو حکومت نے دلّی بلایا، احمدیوں کو جان کے نہیں بلایا- جب ہندوؤں نے دیکھا کہ کانفرنس میں احمدی ہیں ہی نہیں تو انہوں نے کہا کہ تم لوگوں سے تو ہم ڈرتے ہی نہیں، جن سے ہم ڈرتے ہیں وہ تو ہیں ہی نہیں یہاں- جب تک وہ صلح نہیں کریں گے ہماری صلح ہو ہی نہیں سکتی- چنانچہ پھر تار دیکر قادیان سے احمدی نمائندہ بلوایا گیا-

حضور نے مزید فرمایا کہ حضرت چودھری صاحبؓ پنجاب اسمبلی کے احمدی ممبر تھے- اتنی سادہ طبیعت تھی کہ اپنے بیٹے کی شلوار پہن کے اسمبلی ہال میں چلے گئے جو گھٹنوں تک آتی تھی- پہریداروں نے باہر روک لیا- چنانچہ وہاں کھڑے رہے- اتنے میں کوئی بڑا معزز زمیندار گزرا- اس نے چودھری صاحب کو دیکھتے ہی جھک کے سلام کیا- تب پہریدار نے بھی سیلوٹ (Salute) کیا- ...... ہر وقت منصوبہ بندی کرتے رہتے تھے، کوئی فلسفہ سوچوں میں رہتا تھا اور ارد گرد نظر ہی نہیں ہوتی تھی- ان کی بیٹی کی شادی ہوئی اور شادی کے بعد وہ پہلی دفعہ ملنے آئی- بڑی خوشی سے ملے اور کہا بہت اچھی دلہن ہو، یہ تو بتاؤ تم کس کی بیٹی ہو- اُس نے کہا ابا جان آپ کی بیٹی ہوں- کہتے، بیوقوف پہلے کیوں نہیں بتایا-

لندن کے لئے ایک دفعہ جب روانہ ہوئے تو ایک پوٹلی میں سارے پیسے اور پاسپورٹ وغیرہ ڈال کر بٹالہ اسٹیشن پر ہی بھول گئے- خدا نے فضل کیا اور کسی کو پتہ لگ گیا تو پیچھے پیچھے ان کی پوٹلی پہنچی-

حضور انور نے حضرت چودھری صاحبؓ کے ساتھ اپنے تبلیغی سفر کے بعض واقعات بھی سنائے کہ کس طرح سارا دن بھوکے پیاسے سفر کرتے رہے اور باغیرت اتنے تھے کہ کسی سے کچھ نہیں مانگا- انداز سادہ تھا لیکن بات میں بڑا وزن ہوتا تھا چنانچہ جہاں جاتے خدا کے فضل سے بڑی بیعتیں ہوتی تھیں-

-......☆......☆......☆......-

نمبردار حضرت فتح محمد صاحبؓ عرف وڈّا

نمبردار فتح محمد صاحب آف دوالمیال ۱۹۰۷ء میں اپنے کسی ذاتی کام سے جالندھر گئے اور کام نمٹا کر امرتسر آگئے جہاں رات کو ایک رؤیا دیکھا کہ آپ چند اشخاص کے ساتھ مسجد مبارک قادیان میں داخل ہو رہے ہیں اور ساتھ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ بھی کھڑے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے والوں کے نام لکھ رہے ہیں- سامنے حضرت اقدسؑ سفید پوشاک زیب تن فرمائے کھڑے ہیں، دروازہ کا مشرق والا در بند اور مغرب والا کھلا تھا- پھر حضورؑ مسجد کے صحن میں بیٹھ کر بیعت کرنے والوں کے نام لکھنے لگے اور ان ناموں میں نمبردار فتح محمد صاحب کا نام بھی شامل تھا-

یہ رؤیا دیکھنے کے بعد نمبردار صاحب کی حالت غیر ہوگئی کیونکہ دوالمیال میں اکثر احمدیت کی باتیں سنتے آرہے تھے- چنانچہ آپ صبح سویرے قادیان روانہ ہوگئے- جب مسجد مبارک کی سیڑھیاں چڑھے تو حیرت ہوئی کہ رؤیا میں دکھایا جانے والا مسجد کا نقشہ سامنے تھا- حضرت مسیح موعودؑ بھی اُسی حلیے میں موجود تھے جو دکھایا گیا تھا- کچھ دیر بعد حضورؑ اٹھ کر گھر چلے گئے اور پھر دو روز تک تشریف نہ لا سکے- نمبردار صاحب نے یہ دو دن دیدار کے شوق میں بڑی بے تابی سے گزارے- تیسرے دن عید الاضحیٰ تھی- حضورؑ عید کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے- عید کے بعد بیعت کرنے والوں کو دعوت ملی تو نمبردار صاحب نے، جو قریب ہی بیٹھے تھے، فوراً اپنا ہاتھ حضرت اقدسؑ کے دست مبارک میں دے دیا اور یوں یہ عید ہر پہلو سے آپؓ کے لئے مبارک ہوگئی- بعد میں آپؓ نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ ایک پنجابی نظم میں بیان کیا جسے مکرم ریاض احمد ملک صاحب نے مضمون کی شکل دی ہے جو روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶ر اگست ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ نمبردار حضرت فتح محمد صاحبؓ کے خاندان میں ایک دوسرے فتح محمد صاحب بھی تھے، دونوں نمبردار تھے، اس لئے عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے آپؓ کو وڈّا اور دوسرے کو نِکّا کہہ کر پکارا جاتا تھا-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

19/02/99 - 25/02/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 19th February 1999

- 00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
- 00.35 Children's Corner: Quran Pronunciation
- 01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 41 Rec: 04.05.95
- 02.15 Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 80 (R)
- 02.55 Urdu Class: Lesson No. 381 (R)
- 04.00 Talk: A life history of Hadhrat Musleh Maud (RA)
- 04.40 Homeopathy Class: Lesson No. 8 Rec: 26.09.94
- 06.05 Tilawat, News
- 06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation
- 07.05 Pushto Programme: Roshni ka Safar
- 07.35 From The Archives: Majlis e Irfan, Pt 3 Rec: 22.02.84 (R)
- 08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 41 (R)
- 09.55 Urdu Class: Lesson No. 381 (R)
- 11.05 Computers for Everyone: Lesson No.98
- 11.35 Bengali Service: A sitting with a new a new Ahmadi couple.
- 12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 12.55 Darood Shareef
- 13.00 Friday Sermon - LIVE
- 14.05 Documentary: Exhibition of Khilafat Library, Rabwah
- 14.25 Rencontre Avec Les Francophones(New): Rec: 14.02.99
- 15.30 Friday Sermon (R)
- 16.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 41 (R)
- 18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
- 18.45 Urdu Class(New): Rec: 17.02.99
- 19.55 German Service
- 20.55 Children's Corner: Kudak No.9
- 21.10 Medical Matters: 'Gum Problems', Part 2
- 21.50 Friday Sermon (R)
- 22.55 Rencontre Avec Les Francophones(N): (R)

Saturday 20th February 1999

- 00.05 Tilawat, Hadith, News
- 00.40 Children's Corner: Kudak No.9 (R)
- 00.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 42 Rec: 11.05.95
- 01.55 Friday Sermon (R)
- 03.05 Urdu Class(New): with Huzoor (R) Rec: 17.02.99
- 04.10 Computers For Everyone: Part 98 (R)
- 04.40 Rencontre Avec Les Francophones(N): (R)
- 06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
- 06.55 Children's Corner: Kudak No.9 (R)
- 07.10 Saraiky Programme: Tarjumatul Quran Class, No. 2. Rec: 22.07.94
- 07.50 Medical Matters: Gum Problems, Pt 2 (R)
- 08.25 Speech: Seerat Hadhrat Musleh Maud(RA)
- 09.25 Liqa Ma'al Arab: Session No. 42 (R)
- 10.40 Urdu Class(N): (R)
- 12.05 Tilawat, News
- 12.30 Learning Danish: Lesson No. 11
- 13.15 Indonesian Hour: Children's corner, Gula Aren and Pak Suryana.
- 14.15 Bengali Service: Significance of Khilafat, Homage to Ahmadi martyrs.
- 15.15 Children's Class(New): with Huzoor Rec: 20.02.99
- 16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 42 (R)
- 17.25 Al Tafseer ul Kabir: Programme No. 32
- 18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
- 18.30 Urdu Class(New): Rec: 19.02.99
- 19.45 German Service: Musleh Maud Tag
- 20.50 Children's Corner: Quran Quiz, No. 38
- 21.10 Q/A Session: with Huzoor and guests. Rec: 05.09.98
- 22.00 Children's Class (New): (R)
- 23.05 Learning Danish: Lesson No. 11 (R)

Sunday 21st February 1999

- 00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
- 00.50 Children's Corner: Quran Quiz No.38 (R)
- 01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 43 Rec: 16.05.95
- 02.15 Speeches to mark 'Musleh Maud Day'.
- 02.55 Urdu Class(New): (R)
- 04.10 Learning Danish: Lesson No.11 (R)
- 04.55 Children's Class: with Huzoor.(N)(R)
- 06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
- 06.50 Children's Corner: Quran Quiz, Pt 38(R)
- 07.10 Friday Sermon (R)
- 08.20 MTA Variety: Interview
- 08.40 Q/A Session: with Huzoor and guests(R)
- 09.40 Liqa Ma'al Arab: Session No. 43 (R)
- 10.40 Urdu Class(New): (R)
- 12.05 Tilawat, News
- 12.40 Learning Chinese: Lesson No.114
- 13.10 Indonesian Hour:
- 14.05 Bengali Service: Blessings of Khilafat, Youth Fair 98, More.........
- 15.05 English Mulaqat: with Huzoor and guests Rec: 16.07.95
- 16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 43 (R)
- 17.20 Albanian Programme: Introduction Pt 2
- 18.05 Tilawat, Seerat un Nabi.
- 18.30 Urdu Class(New): Rec: 20.02.99
- 19.45 German Service: Musleh Maud Tag
- 20.45 Children's Corner: Science Club
- 21.00 Dars ul Quran: Lesson No. 23 Rec: 26.01.98
- 22.20 An evening with Ahmadies
- 23.25 Learning Chinese: Lesson No. 114 (R)

Monday 22nd February 1999

- 00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 00.55 Children's Corner: Science Club (R)
- 01.10 MTA USA: Seerat un Nabi Day
- 01.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.44 Rec:17.05.95
- 03.05 Urdu Class(New):Rec: 20.02.99 (R)
- 04.20 Learning Chinese: Lesson No. 114 (R)
- 04.55 English Mulaqat: with Huzoor (R)
- 06.05 Tilawat, Darsul Malfoozat, News
- 06.55 Children's Corner: Science Club (R)
- 07.10 Dars ul Quran: Lesson No. 23 (R)
- 08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No. 44 (R)
- 09.40 Urdu Class(New): with Huzoor (R)
- 10.55 MTA Sports: Al Rabwah Sports Rally
- 12.05 Tilawat, News
- 12.40 Learning Norwegian: Lesson No. 4
- 13.10 Indonesian Hour: Hadith, More.....
- 14.00 Bengali Service: Natural Calamities or Divine Wrath?
- 15.00 Homeopathy Class: Lesson No. 9 Rec: 27.04.94
- 16.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 44 (R)
- 17.15 Turkish Programme:The Imam Mahdi Pt 5
- 18.05 Tilawat, Darsul Malfoozat
- 18.30 Urdu Class: Lesson No. 382
- 19.45 German Service: Begegnung mit Huzoor,...
- 20.50 Children's Corner: Workshop No. 10
- 21.25 Quiz: Rohani Khazaine, No. 3
- 22.00 Homeopathy Class: Lesson No. 9 (R)
- 23.10 Learning Norwegian: Lesson No. 4

Tuesday 23rd February 1999

- 00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
- 00.50 Children's Corner: Workshop No.10 (R)
- 01.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 45 Rec:18.05.95
- 02.35 MTA Sports: Badminton, Rabwah (R)
- 03.20 Urdu Class: Lesson No. 382 (R)
- 04.25 Learning Norwegian: Lesson No.4 (R)
- 04.55 Homeopathy Class: Lesson No. 9 (R)
- 06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
- 06.55 Children's Corner: Workshop No.10 (R)
- 07.35 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 22.08.97
- 08.35 Rohani Khazaine: (R)
- 09.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 45 (R)
- 10.20 Urdu Class: Lesson No. 382 (R)
- 11.25 Medical Matters: Child Care, Part 7
- 12.05 Tilawat, News
- 12.40 Learning French: Lesson No.23
- 13.10 Indonesian Hour: Friday Sermon Rec: 13.10.97
- 14.10 Bengali Service: Discussion on the advent of the Imam Mahdi, Global Ahmadiyyat
- 15.15 Tarjumatul Quran Class(New): Lesson No. 304, Rec: 23.02.99
- 16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 45 (R)
- 17.25 Norwegian Programme: Contemporary Issues, Part 11.
- 18.05 Tilawat, Dars ul Hadith.
- 18.35 Urdu Class: Lesson No. 382
- 19.40 German Service
- 20.40 Children's Corner: Quran pronunciation.
- 21.10 Children's Corner: Waqfeen e Nau, Part 4
- 21.50 Hamari Kaenat: No. 159
- 22.15 Tarjumatul Quran Class(N):No.304 (R)
- 23.20 Learning French: Lesson No. 23 (R)

Wednesday 24th February 1999

- 00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
- 00.45 Children's Corner: Quran Pronunciation
- 01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 46 Rec:06.06.95
- 02.10 Children's Corner: Waqfeen e Nau, Pt 4(R)
- 02.50 Urdu Class: Lesson No.383 (R)
- 03.55 Learning French: Lesson No.23 (R)
- 04.25 Ijtema Ansarullah:
- 04.55 Tarjumatul Quran Class(New): (R)
- 06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
- 06.50 Children's Corner: Quran Pronunciation
- 07.15 Swahili Programme: Friday Sermon Rec: 08.03.96
- 08.15 Dars ul Hadith: with Swahili Translation
- 08.35 Hamari Kaenat: No. 159 (R)
- 09.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.46 (R)
- 10.10 Urdu Class: No. 383 (R)
- 11.15 Durr e Sameen.
- 12.05 Tilawat, News
- 12.35 Learning German: Lesson No. 8
- 13.05 Indonesian Hour: Malfoozat, More.....
- 14.00 Bengali Service: Friday Sermon Rec: 31.07.98
- 15.05 Tarjumatul Quran Class(New): Lesson No. 305 Rec: 24.02.99
- 16.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 46 (R)
- 17.10 MTA France: Interview of new converts
- 18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
- 18.30 Urdu Class: Lesson No. 384
- 19.35 German Service:
- 20.35 Children's Corner: Bait Bazi, final
- 20.55 MTA Lifestyle: Al Maidah
- 21.05 MTA Lifestyle: Shumarah, No. 10
- 22.05 Tarjumatul Quran Class(New): (R) Lesson No. 305, Rec: 24.02.99
- 23.10 Learning German: Lesson No.8 (R)

Thursday 25th February 1999

- 00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 00.55 Children's Corner: Bait Bazi, Final (R)
- 01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 47 Rec: 10.06.95
- 02.20 Durr e Sameen (R)
- 02.55 Urdu Class: (R)
- 04.15 Learning German: Lesson No. 8(R)
- 04.45 Tarjumatul Quran(New): (R) Lesson No. 303, Rec: 24.02.99
- 06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 06.55 Children's Corner: Bait Bazi, Final (R)
- 07.15 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 28.02.97
- 08.20 MTA Lifestyle: Al Maidah (R)
- 08.35 MTA Lifestyle: Shumarah, No. 10 (R)
- 09.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 47 (R)
- 10.20 Urdu Class: (R)
- 11.25 Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 81
- 12.05 Tilawat, News
- 12.40 Learning Arabic: Lesson No. 29
- 12.55 Indonesian Hour: Hadith, Sinar Islam,...
- 13.55 Bengali Service: Q/A with Huzoor Rec: 15.03.94, Session No. 4
- 14.40 Bengali Service: Guess what? Guess who?
- 15.05 Homeopathy Class: Lesson No. 10 Rec: 02.05.94
- 16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 47 (R)
- 17.20 Swedish Service: Q/A Session with Huzoor Rec: 03.12.96, final part.
- 18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
- 18.30 Urdu Class:
- 19.40 German Service: Geschichte des Islam,.......
- 20.50 Children's Corner: Quran Pronunciation
- 21.10 From The Archives: Majlis e Irfan Rec: 16.02.84, from Mis Pur Khas
- 22.15 Homeopathy Class: Lesson No. 10 (R)
- 23.20 Learning Arabic: Lesson No. 29 (R)
- 23.35 Shajray Phull: Biographies

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 | Friday, February 19, 1999 | No. 8

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

مسجد فضل لندن کے احاطہ میں
قائداعظم کے اعزاز میں
تاریخی استقبالیہ

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح دوبار مسجد فضل لندن میں تشریف لائے۔

اوّل۔ اپریل ۱۹۳۳ء میں عیدالاضحیہ کے موقع پر جبکہ آپ ویسٹ ہیتھ ہاؤس ہیمپسٹڈ (West Heath House- Hampstead) لندن میں مقیم تھے اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی خصوصی تحریک کے نتیجے میں آپ نے "ہندوستان کا مستقبل" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کی بازگشت عالمی پریس میں سنائی دی گئی۔ اور آپ بالآخر انگلستان کو خیرباد کہہ کر واپس ہندوستان تشریف لائے اور **مسلمانان ہند کی قیادت سنبھالنے کے بعد قیام پاکستان کی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے۔**

دوم۔ اس اہم واقعہ کے قریباً ساڑھے تیرہ برس بعد آپ اپنی زندگی میں آخری بار ۳؍دسمبر ۱۹۴۶ء کو وائسرائے ہند لارڈ ویول اور مسلم لیگ اور کانگرس کے لیڈروں کے ساتھ انگلستان تشریف لائے اور گیارہ روز کے بعد ۱۵؍دسمبر کو عازم وطن ہوئے۔ اس دوران مسٹر اٹلی وزیراعظم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ بعدازاں آپ نے گول میز کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ نیز کنگز وے ہال میں خطاب فرمایا۔ انہی ایام میں جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے آپ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ دیا گیا جس کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔

اس تاریخی استقبالیہ کی تفصیلی روداد چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق مجاہد انگلستان کے قلم سے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"قیام پاکستان سے پہلے جب لارڈ ویول ہندوستان کے وائسرائے اور گورنر جنرل تھے وہ ہندوستانی لیڈروں (بشمول قائداعظم) کو ساتھ لے کر برطانوی حکومت سے گفت وشنید کے لئے لندن گئے۔ ان دنوں لندن میں مسٹر کرشنا مینن (جو بعد میں لنڈن میں بھارت کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے) کی سربراہی میں ایک سیاسی تنظیم "انڈیا لیگ" بڑی سرگرم ہوا کرتی تھی۔ اس تنظیم نے پنڈت نہرو اور ان کے رفقاء سردار پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ کے اعزاز میں استقبالیوں کا انتظام کیا۔ جس کی غرض کانگرس کے مؤقف کی وسیع پیمانے پر اشاعت تھی مگر مسلمانوں پر جمود کا عالم طاری تھا۔ مسلم لیگ کی ایک برطانوی شاخ تھی جس کے صدر چوہدری محمد علی صاحب تھے۔ مگر وہ آئرلینڈ کے کسی گاؤں میں رہتے تھے۔ مسلمان انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ اس لئے یہ تنظیم فعال نہ تھی۔ سلہری صاحب جو اس وقت نوجوان تھے، پاکستان کے لئے جوش رکھتے تھے۔ صحافت کی وادیٔ خارزار میں چند سال پہلے قدم رکھ چکے تھے۔ اور ابھی جماعت احمدیہ سے بہت دور بھی نہیں ہوئے تھے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ (جو اس وقت جماعت احمدیہ کی مسجد فضل لنڈن کے امام تھے کے پاس گئے۔ ان سے پہلے مولانا جلال الدین صاحب شمس کے زمانۂ امامت میں بھی ان سے تعلق رکھتے تھے) اور ان سے بڑے درد مند دل کے ساتھ کہا کہ ہندوؤں نے تو کانگرس کے مؤقف کی اشاعت کا انتظام کر لیا ہے۔ مگر مسلمان سوئے ہوئے ہیں، کچھ نہیں کر رہے۔ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ نظریۂ پاکستان کی اشاعت کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

چنانچہ باجوہ صاحب کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد یہ طے پایا کہ قائداعظم کے اعزاز میں بھی استقبالیہ دیا جائے۔ جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں بیٹھ کر آل انڈیا مسلم لیگ کی لنڈن برانچ تشکیل دی گئی اور سلہری صاحب کو اس کا جنرل سیکرٹری اور شفیع خان (جو ایسٹ اینڈ میں کاروبار کرتے تھے) کو صدر بنایا گیا۔

سٹیشنری چھپوائی گئی اور قائداعظم کے اعزاز میں Caxton Hall میں ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا۔ اب سوال پیدا ہوا کہ انگریز مقرر کہاں سے آئیں جو نظریۂ پاکستان کی تائید کریں۔ یہ فرض بھی باجوہ صاحب کے سپرد ہوا۔ انہوں نے مسٹر ہیو لینسٹڈ (Mr.Hugh Linstead. M.P.(Cons) اور مسٹر ہیکٹر ہیوز (Mr. Hector Hughes K.C.M.P.(Lab) کو آمادہ کیا۔ سلہری صاحب سٹیج پر قائداعظم کے ساتھ بیٹھے تھے۔ پہلی تقریر مسٹر لنسٹڈ کی تھی اور دوسری مسٹر ہیکٹر ہیوز کی۔ دونوں کی تقاریر کا مفہوم یہ تھا کہ "ہم تو پاکستان نہیں گئے مگر مسجد فضل میں اکثر پاکستان کا چرچا ہوتا ہے۔ اور گاہے گاہے وہاں سر ظفراللہ خان صاحب سے تبادلۂ خیال کا موقع ملتا ہے۔ جس سے ہم سمجھتے ہیں کہ Paki-stan is Feasible اور قائداعظم نے نظریۂ پاکستان کی تاریخی پس منظر میں وضاحت کی۔

جدوجہد آزادی کے اہم موڑ پر قائداعظم کی لنڈن میں آخری تقریر تھی۔ سلہری صاحب نے بھی تقریر کی۔ قائداعظم نے ہندوستان واپسی سے پہلے لنڈن میں ایک "انفارمیشن سنٹر" کا قیام فرمایا۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۲۸؍دسمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۲)

روانگی سے ایک دن قبل قائداعظم کا یہ بیان امریکن براڈکاسٹنگ نے نشر کیا کہ "مسلم انڈیا کو غلط طریقے سے پیش کیا جا رہا ہے۔ ہم سب سے زیادہ آزادی کے لئے بے تاب ہیں۔ ہم بھی برطانوی جوا اتارنا چاہتے ہیں.......... **ہم ہندو راج میں منتقل نہیں ہونا چاہتے، ہم آزاد اور خود مختار ریاست میں ہندوؤں کے دوست اور پڑوسی بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ دس کروڑ مسلمانوں کے ساتھ ظلم کا برتاؤ کرنا ناممکن ہے وہ اقلیت نہیں ہیں وہ ایک قوم ہیں"**۔ (حالات قائد اعظم صفحہ ۲۱۱ مؤلفہ خالد اختر افغانی۔ ناشر آتش فشاں پبلیکیشنز لاہور۔ اشاعت مئی ۱۹۸۸ء)

چاند اور مولوی

(ہدایت اللہ ہادی۔ کینیڈا)

کینیڈا کے موقر جریدہ ہفت روزہ وطن، ٹورانٹو (۲۹؍جنوری تا ۵؍فروری ۱۹۹۹ء) کی خبر کے مطابق شمالی امریکہ کے ۹۵ فیصد مسلمانوں نے ۱۹؍جنوری کو منگل کے روز عید منائی جبکہ ۵ فیصد حضرات نے ۱۸؍جنوری کو پیر کے روز عیدالفطر کی نماز ادا کی۔ کینیڈا کے سب سے بڑے شہر ٹورانٹو میں تیس سے زائد جگہوں پر نماز عید کے بڑے بڑے اجتماعات ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق پچاس ہزار سے زائد مرد و خواتین نے عید کی نماز ادا کی۔ عید کے اجتماع کے لئے ٹورانٹو کے تقریباً سب مشہور بنکوئٹ ہال بک تھے۔ ایک اندازے کے مطابق اس سال سارے ہالوں اور جگہوں کے کرایوں، حفاظتی اقدامات اور دوسرے مد میں مجموعی طور پر پچاس ہزار ڈالر خرچ ہوئے۔ لیکن عید کے موقع پر فطرہ سے اکٹھی ہونے والی رقم سات لاکھ ڈالر تھی۔ اس طرح ساڑھے چھ لاکھ مُلّاں ہڑپ کر گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان مُلّاؤں نے پیسہ کمانے کے لئے بعض جگہوں پر دو مرتبہ بلکہ کئی جگہوں پر چار مرتبہ عید کی نماز پڑھائی۔

لیکن اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک ہی شہر میں ایک چاند دیکھنے پر ملاں نے کبھی اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ ڈیڑھ انچ کی مسجد بنائی تا کہ کمائی کا دھندا جاری رہ سکے۔ اس ضمن میں کینیڈا کا موقر جریدہ ہفت روزہ پاکستان سٹار ٹورانٹو اپنی اشاعت ۲۶؍جنوری تا یکم فروری ۱۹۹۹ء کے اداریہ میں امریکہ میں چاند دیکھنے اور عیدالفطر منانے کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:

"حسب روایت عالمِ اسلام نے امسال بھی دو مختلف دنوں میں عیدالفطر منائی اور اسلام کے اس خصوصی تہوار کی اہمیت اور معنویت کی نفی کی۔ بالخصوص امریکہ میں جہاں ابھی اسلام اپنے ارتقائی منازل طے کر رہا ہے اور اہل امریکہ اس میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ ایسے میں اہل اسلام کی جانب سے لاپرواہی انا اور ضد کا مظاہرہ اسلام کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ ......یہ تماشا ہر سال لگتا ہے اور آئندہ بھی اس تماشے کے بند ہونے کے امکانات یوں نظر نہیں آتے کہ اب پڑھے لکھے مسلمان بھی جنہیں ہر لحہ غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے اجتماعی مذہبی معاملات میں نام نہاد مولوی کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور روز روشن کی طرح عیاں معاملات سے صرف یہ سوچ کر چشم پوشی کر لیتے ہیں کہ کون ان مولویوں کے تنازعات میں پڑے۔ ......ہمیں تو ان خوش فہم حضرات پر ترس آتا ہے جو بڑے پرجوش ہیں کہ امریکہ کی ہر اسٹیٹ میں مسلمانوں کو صرف ایک ہی جگہ نماز ادا کرنی چاہئے۔ ہم ایک دن عید تو کر نہیں سکتے، ایک جگہ نماز عید کیسے ادا کریں گے۔ اور بالفرض محال اگر یہ خواب حقیقت بننے کے امکانات ہو بھی جائیں تو جو مولوی ایک چاند پر متفق نہیں ہو سکتے، ایک جگہ عید پر کیسے متفق ہو سکتے ہیں۔ ان کا بس چلے تو یہ خانہ کعبہ میں بھی دو حج کرا دیں اور اس کے لئے ایسی ایسی دلیلیں لائیں کہ ہر مسلمان سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ نعوذباللہ اب تک جتنے بھی حج ہوئے ہیں صحیح نہیں ہوئے۔ اسلام ایک سائنٹفک مذہب ہے، دین فطرت ہے مگر ان لوگوں نے اس میں زبردستی بدفطرتی داخل کر کے اس کی شکل و ہیئت تبدیل کر دی ہے۔ عید کے موقع پر وصول ہونے والے فطرہ، زکوٰۃ اور خیرات کی رقم پر نظریں جمانے والے یہ حضرات امت مسلمہ کو کس طرح ایک مرکز پر جمع ہوتا دیکھ سکتے ہیں۔ ...... مگر ہماری متاع عزیز ان نام نہاد مولویوں نے صرف حلوے مانڈے اور جھوٹی انا کی خاطر چھین لی ہے، ہماری وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

(ہفت روزہ پاکستان سٹار، ٹورانٹو، ۲۹؍جنوری تا یکم فروری ۱۹۹۹ء، صفحہ ۵)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔